کمالاتِ مرزا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۱۴ تا ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۳ تا ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۵۲

مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنی نظر میں

محرم الحرام

شرعی، سیاسی، تاریخی پس منظر

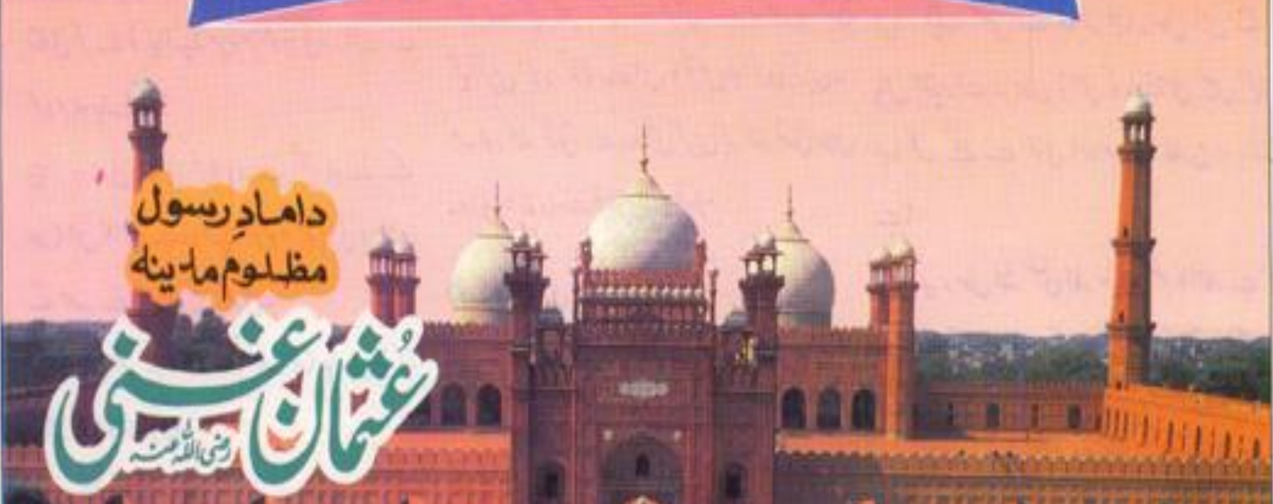

داماد رسول

مظلوم مدینہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ

قیمت: ۵ روپے

(خولہ۔ کراچی)

س: میرے مرحوم شوہر نے ایک مکان اور دو ہوٹل وراثت میں چھوڑے ہیں جن میں سے ایک مکان بک چکا ہے مگر ان کے بڑے بیٹے نے (جو ان کی پہلی بیوی سے ہے) مجھے آج تک ان کا حصہ نہیں دیا' مکان گیارہ لاکھ دس ہزار میں بکا جس میں میں' دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں حصہ دار ہیں اس میں میرا کتنا حصہ بنتا ہے؟

ج: گیارہ لاکھ دس ہزار کی رقم میں بیوہ کا حصہ یہ ہے=۱۳۸۷۵۰/ :

ہر لڑکی کا حصہ	۱۰۷۹۱۶/۶۶
ہر لڑکے کا حصہ	۲۱۵۸۳۳/۳۳

بیوہ کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور باقی لڑکے لڑکیوں پر تقسیم ہوگا۔ لڑکے کا حصہ لڑکی سے دوگنا۔

س: ایک بیوہ اگر کم عمر بھی ہو اگر وہ دوسری شادی کرلے تو کیا اپنے مرحوم شوہر کی وراثت سے محروم ہوجائے گی؟

ج: دوسری شادی کرنا (عدت ختم ہونے کے بعد) اس کا حق ہے وہ اپنے مرحوم شوہر کی وراثت کے حصہ سے محروم نہیں ہوگی۔

س: میں اگر یکمشت تمام حصہ لینا چاہوں تو کیا مطالبہ کرنا جائز ہوگا؟

ج: جائز ہے۔

س: تجدید نکاح سے کیا نکاح پر بھی اثر پڑتا ہے؟

ج: مرحوم شوہر کا نکاح تو عدت کے بعد ختم ہوچکا ہے' اب اگر یہ عقد جدید کرے تو مرحوم شوہر کی بیوہ کہلائے گی اور اس کی وراثت میں حصہ دار ہوگی۔

(ڈاکٹر طارق اقبال' میرپور خاص)

س: مجھے اسٹیٹ لائف انشورنس میں اسسٹنٹ منیجر کی نوکری مل رہی ہے میرا کام میڈیکل فارم کی جانچ پڑتال ہوگا کہ آیا جس کی بیمہ پالیسی کی جارہی ہے وہ صحت کے اعتبار سے کیسا ہے کیا میں یہ ملازمت کرسکتا ہوں؟

ج: لائف انشورنس کی ملازمت صحیح نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ حلال روزی کا انتظام فرمادیں (چاہے تھوڑی ہو مگر گزارہ چل جائے) تو یہ ملازمت نہ کریں۔

۲۔ اگر کر رکھی ہو تو اپنے کو مجرم سمجھ کر استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ اور کسی غیر مسلم سے قرض لے کر گھر پر خرچ کیا کریں' اور تنخواہ سے اس کا قرض ادا کردیا کریں۔

۴۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ حلال روزی کا بندوبست فرمادیں۔ والسلام

(نور احمد' کراچی)

س: میں نیچن ہیر کلر استعمال کرتا ہوں جو پاؤڈر کی شکل میں پانی میں ملا کر سر پر لگایا جاتا ہے' کیا اس کو لگانے کے بعد غسل' وضو وغیرہ صحیح ہے؟

ج: کیا یہ پاؤڈر دھونے کے بعد اتر جاتا ہے؟ اور کھال تک پانی پہنچنے کو روکتا ہے یا نہیں۔

(ولی محمد زنور' ٹنڈو محمد خان)

س: عورتیں بطور مبلغ چلہ' چار ماہ یا سال لگاسکتی ہیں۔

ج: تبلیغ والوں کی شرط کے مطابق لگاسکتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

(محمد اسلم خالد' اسلام آباد)

س: آدمی جو اولاد نہ ہونے کے لئے آپریشن کراتا ہے اس کی کچھ گنجائش ہے یا نہیں؟

ج: منع حمل کی تدبیر تو جائز ہے لیکن آپریشن کراکر نامرد بن جانا جائز نہیں۔

س: اگر دوسری شادی کرلی جائے اور پورا عدل نہ ہوسکے یعنی خرچہ تو پورا دیا جائے لیکن اوقات میں کمی بیشی ہوجائے تو شریعت کیا حکم دیتی ہے؟

ج: اگر بیوی اپنے حقوق معاف کردے تو دو بیویوں میں برابری نہ کرنا جائز ہے۔ (جب کہ خرچ کے معاملہ میں برابری ضروری ہے) اور اگر بیوی اپنے حقوق معاف نہ کرے تو ایک رات ایک کے پاس اور دوسری رات دوسری کے پاس رہنا ضروری ہے۔ اس میں رعایت نہیں۔

س: ایک شخص نے کہا کہ ایسا رسول جس کے پاس اختیارات نہ ہوں تو اس کو مانتے ہی نہیں' کیا ایسا کلمہ کہنے سے آدمی اسلام سے خارج [illegible] ہے؟

ج: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے' اس لئے تجدید ایمان کے ساتھ نکاح کی تجدید بھی کی جائے۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

جلد ۱۵ شمارہ ۵۲

۱۴ تا ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ
مطابق ۲۳ تا ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنی نظر میں	۶
محرم الحرام شرعی، سیاسی، تاریخی پس منظر	۱۰
کمالات مرزا	۱۵
داماد رسول مظلوم مدینہ سیدنا عثمان غنیؓ	۱۷
وفا (قسط نمبر ۲)	۲۱
ریلوے میں قادیانیوں کا عمل دخل	۲۳
اخبار ختم نبوت	۲۵

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون

سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی (۷۵) روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹-۷۰۸ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 583486-514122 فیکس 542277

پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ ابیز ریٹا لاوسن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت کے جرم کا ایک خطرناک رجحان اور حکومت پاکستان کی ذمہ داریاں

پاکستان کے حکمرانوں کی مسلسل غفلت کے نتیجے میں قیام پاکستان سے اب تک اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی اس مملکت خداداد میں یہودی سازشوں کے تحت رسول آخرین محمد عربی ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا رجحان انتہائی تشویشناک صورت اختیار کرچکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی دنیا کو خوش کرنے کے لئے حکمرانوں کی اس دین دشمنی کے اظہار نے توہین رسالت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اگر حکومت پاکستان ماضی قریب میں یہودیت کے ایجنٹوں سلامت مسیح' کرامت مسیح اور منظور مسیح نامی گستاخان رسول ؐ کو باوجود عدالت عالیہ کے فیصلے سزائے موت کے بیرون ملک فرار ہونے کا موقع نہ دیتی تو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے لئے آج صیہونی ایجنٹ ابوالحسنین یوسف کذاب سے مرزا قادیانی کی طرز پر دعوی نبوت نہ کرواسکتے۔

تقریبا دو ماہ سے مرزا قادیانی کی طرز پر دعوی نبوت کرنے والے یوسف کذاب کا موضوع قومی اخبارات میں زیر بحث ہے۔ "ختم نبوت" کے گزشتہ شماروں میں ہم تفصیلا بحث کرچکے ہیں۔

یوسف کذاب نعوذ باللہ اپنے آپ کو محمدؐ کا تسلسل قرار دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ "محمد کی پہلی شکل آدم اور موجودہ شکل میں ہوں"۔

"جو شخص میرے لئے اپنی بیویوں کو چھوڑدیں گے انہیں نبی کا دیدار ہوگا"۔

"رسالت عطا ہونے پر مجھے انگوٹھی ملی"۔

اس بڈھے عیاش نے اپنی ڈائری میں قرآن پاک کے حوالے سے واضح طور پر لکھا ہے کہ "یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالی طبعی جسم رکھتے ہیں اور اللہ تعالی کی شکل موجود ہے"۔ (نعوذ باللہ)

"رات دو بجے میرے کمرے میں جبرائیل آئے اور میری طبعی موت ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو مجھ میں حضرت محمدؐ کا نفس آچکا تھا اور ہم سراپا نور بن گئے"۔

"حضورؐ ۹۲ مرتبہ دنیا میں تشریف لاچکے ہیں امام موسیٰ کاظم' غوث الاعظم اور بابا گنج شکر تمام بزرگ دراصل محمد تھے"۔

اپنے خرافات میں مزید کہتا ہے کہ "مدینہ میں صرف سبز گنبد ہے حضور سے ملنا ہے میرے پاس رک جاؤ"۔

"ہم پر جدید دنیا کے تمام مزے حلال کردیئے گئے"۔

یوسف کذاب بھارتی گانے سننے کا بھی بے حد شوقین ہے اور اپنے اندھے معتقدین کو انگریزی فلمیں دیکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کہتا ہے کہ

"مرشد اپنے حلقے میں ایسا ہی ہوتا جیسے ایک نبی اپنی امت میں ہوتا ہے جو اختیار ایک نبی کو اپنی امت میں حاصل ہوتا ہے وہی اختیار ایک حضرت کو اپنے حلقے میں ہوتا ہے"۔

اسی طرح یوسف کذاب تمام ارکان اسلام کے بارے میں کہتا ہے کہ

"اللہ کو ارکان اسلام کی کوئی پرواہ نہیں' نمازوں کی کوئی پرواہ نہیں' نائب کی تکریم کرلی سبحان اللہ' نائب کی تکریم نہیں کی تو کچھ بھی نہیں۔

یوسف کذاب کے دعووں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں میں عجیب قسم کی مماثلت پائی جاتی ہے۔ "تحفہ" اور "حقیقت پانا" کی اصطلاح استعمال کرکے اپنے اندھے معتقدین کو اپنی جھوٹی نبوت کے راز بتلاتا ہے۔ مزید کہتا ہے کہ

"نہ پاکستان کا ورد کریں' نہ ملت اسلامیہ کا ورد کریں ایک محبوب مل گیا سب کچھ ٹھیک کرلیں گے۔ سب سے بڑی جماعت میں شامل ہوجائیں۔ ہماری جماعت میں تین ممبر ہوتے ہیں وہ تین ممبر یہ ہیں انسان' حضور سید محمد اور اللہ سبحان وتعالیٰ۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

من جملہ خرافات کے بحوالہ روزنامہ پاکستان میں اس کذاب کے اشعار کا نمونہ یہ ہے:

کون ہوں میں کیا ہوں میں یہ محض اک سایہ
اصل تعارف کیسے بیاں ہو رنگ محمد ہے اپنایا
ذرہ بنے اک جھوٹا سورج جب سورج کا ہو ہمراہی
شکر علی اب کیسے ادا ہو قرب محمد ہے سرمایہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کہا تھا کہ۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ہوس زر اور عیاشی کے لئے مرزا قادیانی کی طرح انگریز کے اشاروں پر ناچتے ہوئے اس بڈھے عیاش کی خرافات ۔۔ اللہ رب العزت' رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام' قرآن مجید اور اولیائے امت کے بارے میں ہرزہ سرائی کے چھپے ہی انکشافات ہوئے امت مسلمہ سراپا احتجاج بن گئی۔ سب سے پہلے دار الافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس یوسف کذاب پر کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ اور تمام علمائے اسلام نے مذکور کذاب کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ اس کے خلاف توہین رسالت کے مقدمات درج کرائے گئے۔ ۲۹۵۔اے' ۲۹۵بی' ۲۹۵ سی' ۲۹۸۔ ۲،۵،۵ ضمنی ۸۔۵۔ ۲۲۰' ۴۰۶ پی پی سی' اور ۱۶ ایم پی او کے تحت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایف آئی آر درج کرائی۔ کذاب یوسف علی گرفتاری کے بعد اب اس کو ساہیوال جیل میں قید کیا ہوا ہے۔

تمام ثبوت فراہم ہونے کے باوجود حکومت پاکستان اس گستاخ رسول کے تعفن سے زمین کو پاک کیوں نہیں کرتی؟

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ ماضی کی آنے جانے والی حکومتوں نے گستاخان رسول گل مسیح' سلامت مسیح' کرامت مسیح' اور منظور مسیح جیسے بدبختوں کے ساتھ نرمی کرکے توہین رسالت کے رجحان کو بڑھایا۔

اسلام دشمن عیسائی حکمرانوں کی خوشنودی میں دین دشمنی کے اس اظہار نے ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کیلئے خاصہ کائنات رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کا راستہ کھول دیا۔ یہ سب کچھ ہمارے ملک پاکستان کے حکمرانوں کی مسلسل غفلت کا نتیجہ ہے۔ اگر خدانخواستہ حکومت پاکستان نے یوسف کذاب کا معاملہ ماضی قریب کی طرح سرد خانے میں ڈالنے کی کوشش کی تو نتائج انتہائی بھیانک صورت میں سامنے آئیں گے اور ان نتائج کی مکمل ذمہ داری سے حکمران خود کو نہ بچاپائیں گے۔ چشم پوشی خطرات کو ختم نہیں کرتی' پانی سر سے اونچا ہوا چاہتا ہے۔

وقت ہے چاک گریباں کو رفو کرلو
ورنہ احباب ہیں ظالم سینے بھی نہ دیں گے

مرزا غلام احمد ـــــ خود اپنی نظر میں

قادیانی امت نے اپنے مسیح موعود لی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی اڑسٹھ ویں برسی منائی اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اس تقریب پر ذیل کا مقالہ قادیانی دوستوں کی نذر کیا جاتا ہے۔ جس میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی چند عبارتوں کو ذکر کرکے ان کا منطقی نتیجہ' جو واقعات کی روشنی میں رونما ہوا' ذکر کیا گیا ہے۔ میں قادیانی اصحاب سے گزارش کروں گا وہ نتائج پر غور کرکے مرزا صاحب کا اصلی مقام متعین کرنے کی کوشش کریں اور اگر میں نے مرزا صاحب کی کسی عبارت میں ناروا تصرف کیا ہو (جس سے ان کی عبارت کا مفہوم بدل گیا ہو) یا کسی عبارت کا نتیجہ اخذ کرنے میں غلطی ہو تو مجھے مطلع فرمائیں دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ان بھولے بھٹکے بھائیوں کے لئے بھی ہدایت کے راستے کھول دے۔

۱۔ سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں :

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑدوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس اگر مجھ سے سونشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس مجھ سے دشمنی کیوں ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے۔

اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا ...... جو مسیح موعود اور مہدی مسعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (بقلم خود مرزا غلام احمد اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

مرزا صاحب پون صدی قبل دنیا سے رخصت ہوچکے ہیں اور دنیا میں تثلیث کے بجائے ان کے ہاتھ سے توحید آج تک نہ پھیلی نہ ان سے وہ کام ہوسکا جو حضرت مہدی علیہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

الرضوان اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا۔ اس لئے مرزا صاحب کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے تمام عالم اسلام نے گواہی دی ہے کہ مرزا صاحب کا مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ غلط تھا۔ کیا قادیانی دوست مرزا صاحب کی اس وصیت پر عمل کریں گے؟ کہ "کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

۲۔ خدا کی قسم میں کاذب ہوں :

پس اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ مرجانا ضروری ہے۔ یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہوجاوے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہوجائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو........ میں "خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلوں گا۔ اور خدا جانتا ہے کہ میں ہرگز کاذب نہیں" (ضمیمہ انجام آتھم مصنفہ مرزا غلام احمد صفحہ ۳۱ تا ۳۵)

مرزا صاحب کی یہ تحریر جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے گویا مرزا صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جنوری ۱۹۰۴ء تک ادیان باطلہ نہ مٹ جائیں اور چار دانگ عالم میں غلبہ اسلام نہ ہوجاوے تو مرزا صاحب "مسیح کاذب" متصور ہوں گے آج مرزا صاحب کی اس تحریر پر سات سال نہیں بلکہ ۷۸ برس گزر چکے ہیں کیا مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

۳۔ میں معیار صدق و کذب پر جھوٹا نکلا

ایں تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است و عن قریب آں وقت خواہد آمد پس قسم آں خدائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمود و اور رابہترین مخلوق گردانید کہ ایں حق است و عنقریب خواہی دید و من ایں را برائے صدق خود کذب خود معیار مے گردانم
(انجام آتھم از مرزا غلام احمد ص ۲۲۳)

اس فارسی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم کے شوہر مرزا سلطان محمد صاحب کا مرزا غلام

احمد کی زندگی میں مرنا اور محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد قادیانی کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم اور اٹل حقیقت ہے۔ مرزا صاحب قسم کھا کر کہتے ہیں کہ میں اس نکاح کو اپنے صدق و کذب کا معیار ٹھہراتا ہوں۔ اگر یہ نکاح ہوا تو میں سچا۔ ورنہ خدا کی قسم میں جھوٹا ہوں۔

یہ تو سب جانتے ہیں کہ یہ نکاح نہیں ہوا اور مرزا صاحب محمدی بیگم کے بیوہ ہونے سے اکتالیس سال پہلے دنیا سے رخصت ہوئے اب قادیانی احباب انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب کے خود انہی کے مقرر کردہ معیار کے مطابق کیا سمجھا جائے۔

۴۔ میں محل امتحان پر ناکام اور جھوٹا ثابت ہوا :

"پھر ان دنوں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ (احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کر کے انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔ اور بے دینوں کو مسلمان بنائے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس کے بارے میں یہ ہے .... بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا" (اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۱۵۸ طبع ربوہ)

خدا تعالیٰ کے یہاں جو کچھ مقرر تھا وہ تو اس نے اپنی قدرت سے کر دکھایا۔ اور اس خدائی فیصلہ سے مرزا صاحب کا کذب سب پر عیاں ہو گیا .... کیا قادیانی احباب بھی اس محک امتحان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

۵۔ میں نامراد' ذلیل' مردود ملعون' دجال اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ ثابت ہوا :

اور میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر علیم آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما۔ جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے۔ اور اے اگر خداوند یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں۔ تو مجھے نامراد اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اور اگر میں تیری نظر میں مردود' ملعون' اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے یہ سمجھا ہے۔ اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اور اسحاق علیہ السلام کے ساتھ اور اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور داؤد علیہ السلام کے ساتھ اور مسیح ابن مریم کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیاء کرام کے ساتھ تھی تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص ۱۱۵۔۱۱۶ مطبوعہ ربوہ)

"ہمیں تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کی دعا قبول فرمائی اور اپنا فیصلہ بھی صادر فرمایا قادیانی دوست مرزا صاحب کی دعا کی دونوں شقوں کو بغور پڑھ کر بتائیں کیا ابھی تک خدائی فیصلہ کی زبان ان کی سمجھ میں نہیں آئی؟ اور وہ خدائی فیصلہ کا متن ابھی تک نہیں پڑھ سکے؟ اگر ابھی تک نہیں سمجھے ہوں تو مرزا صاحب کے خط کشیدہ الفاظ اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی دستوری ترمیم کا متن دونوں کو ملا کر پڑھئے انشاء اللہ قومی اسمبلی کے فیصلہ کی روشنی میں خدائی فیصلہ کا متن بڑی آسانی سے پڑھا جائے گا"۔

۶۔ میں جھوٹا نکلا اور رسوا ہوا :

اس پیش گوئی کے بارے میں مرزا صاحب کا یہ قطعہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔۔

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہو گا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق پیدا ہو گا
کوئی پا جائے گا عزت' کوئی رسوا ہو گا

(مجموعہ اشتہارات ص ۱۵۳۔ ج ۱۔ مطبوعہ ربوہ)

قدرت حق کا یہ عجب تماشا مرزا صاحب کی موت کے دن ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سب نے دیکھ لیا پیش گوئی کا انجام کھل کر سامنے آگیا۔ جھوٹ اور سچ کا معما بھی حل ہو گیا۔ قادیانی احباب فرمائیں کونسا سچا نکلا اور کون جھوٹا؟ کس کو عزت ملی' اور۔ خدائی ہاتھوں سے کون رسوا ہوا؟

۷۔ میں بد سے بدتر ٹھہرا :

اسی سلسلہ پیش گوئی میں مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے :

"یاد رکھو کہ پیش گوئی کی دوسری جزو (یعنی محمدی بیگم) کا بیوہ ہو کر مرزا صاحب کے نکاح میں آنا' پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴)

پیش گوئی کی دوسری جزو تو جیسا کہ سب کو معلوم ہے پوری نہ ہو سکی' اور مرزا صاحب ناکام رخصت ہوئے۔ اب قادیانی احباب مرزا صاحب کو کیا سمجھیں؟ اس کا فیصلہ تو خود انہی کو کرنا چاہئے۔ البتہ ہم مرزا صاحب کے الفاظ سے ان سے گزارش کریں گے تو بجا ہے کہ!

"اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں' یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں' یقیناً" سمجھو کہ یہ یقینی

مرزا قادیانی کا بد سے بدتر ہونا' خدا کا سچا وعدہ ہے' وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں' وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴)

مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی گرفتوں سے تنگ آکر بارگاہ خداوندی میں استغاثہ کیا تھا جو اخبار "بدر قادیان" ۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں "مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ اس کے مندرجہ ذیل فقرات پر توجہ فرمائیں :

"میں کذاب' مفتری' مفسد' ذلت و حسرت کے ساتھ ناکام ہوا۔

(ا) اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت و حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی ہی میں ناکام ہلاک ہوجاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔" (۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء اخبار بدر قادیان ص ۱۹ ج ۶)

۷۔ میں خدا کی طرف سے نہیں :

"اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف اور مسیح موعود ہوں۔ تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔"

"پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں طاعون' ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔"

۸۔ میں خدا کی نظر میں مفسد و کذاب ہوں :

"اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک و بصیر و مدبر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے.........

اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے۔ اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں' اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔" آمین (حوالہ بالا)

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں ہے تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر' مگر نہ انسانی ہاتھوں سے' بلکہ طاعون' ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے' بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین (حوالہ بالا)

اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔" (حوالہ بالا)

"بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔" (حوالہ بالا)

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب اس آخری فیصلہ کے ایک سال ایک ہفتہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض وبائی ہیضہ چل بسے

اور مولانا ثناء اللہ" اس کے بعد چالیس برس تک بصحت و عافیت رہے اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں یہاں آکر ان کا وصال ہوا (جزاہ اللہ احسن ما یجزی عبادہ الصالحین)

اب مرزا صاحب کے مندرجہ بالا فقرات پر نظر باز گزشت کیجئے!

(الف) "اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو آپ (مولانا ثناء اللہ) کی زندگی میں ہلاک ہوجاؤں گا۔" بحمد للہ یہی ہوا۔

(ب) اگر میں مسیح ہوں تو مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں مریں گے مگر وہ نہیں مرے۔ لہٰذا مرزا صاحب مسیح موعود نہیں۔

(ج) اگر آپ ہیضہ جیسی مہلک بیماری سے میری زندگی میں نہ مرے تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ ٹھیک یہی ہوا۔

(د) یا اللہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہلاک کر۔ دعا قبول ہوئی اور تیر صحیح نشانے پر لگا۔

(ہ) یا اللہ! اگر مولوی ثناء اللہ کا قول ناحق ہے تو اسے میری زندگی میں نابود کرے۔ مگر وہ نابود نہیں ہوئے لہٰذا ان کی رائے مرزا صاحب کے بارے میں صحیح تھی۔

(و) یا اللہ ! صادق کی زندگی میں کذاب کو اٹھالے۔ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں دنیا سے اٹھا کر صادق و کاذب کے درمیان فیصلہ کردیا۔

(ز) "مولوی صاحب جو چاہیں لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔" گویا اب مولوی

صاحب کے ماننے نہ ماننے پر موقوف نہیں، بلکہ یہ مقدمہ سب سے بڑی عدالت میں پیش کیا جاچکا ہے۔ قادیانی دوستوں سے گزارش ہے کہ آپ بھی جو چاہیں لکھتے اور کہتے رہیں۔ مرزا غلام احمد کے مسیح موعود نہیں ہونے یا ہونے کا واضح اور قطعی اور دو ٹوک خدائی فیصلہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب کی موت کے ذریعے صفحات عالم پر جلی حروف سے لکھا جاچکا ہے اس لئے سب کا فرض ہے کہ خدا کے ہاتھ سے صادر شدہ اس آخری فیصلہ کو تسلیم کرے۔ اور اس سے انحراف نہ کرے۔

○ مرزا صاحب کی موت دست (اسہال) اور قے سے ہوئی (دیکھئے سیرۃ المہدی ص ۹ تا ۱۲) اس موقعہ پر مرزا صاحب نے اپنے خسر سے فرمایا تھا کہ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔ (دیکھئے حیات ناصر ص ۱۴) اور اس کو طاعون کی موت کہنا بھی درست ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں "دراصل میں طاعون بڑا وسیع لفظ ہے' الطاعون الموت کل امراض دوری کا نام' یہ چیچک ہی' ذات الجب ہے' تپ گھنیاں' تے سکتہ اس قسم کی کل امراض اس میں داخل ہیں" (ملفوظات جلد نمبر ۱۰ ص ۲۸۷)

اس لئے قادیانی امت کو عقیدہ رکھنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی موت' طاعون اور وبائی ہیضہ سے ہوئی۔

اسی نتیجہ کو شکل دی گئی ہے۔ مرزا صاحب نے "نشان آسمانی" میں کسی بزرگ شاہ نعمت اللہ کے اشعار نقل کئے ہیں ان میں سے ایک شعر اور اس کی مرزا صاحب کی جانب سے تشریح حسب ذیل ہے!

تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہسوار مے بینم

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا' چالیس برس تک زندگی کرے گا' اب واضح رہے کہ یہ عاجزی اپنی عمر کے چالیس ویں برس دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے' سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں دس برس کامل گزر گئے۔ دیکھو براہین احمدیہ ص ۲۳۸ واللہ علی کل شئی قدیرا"۔ اگرچہ اب تک حضرت نوح کی طرح دعوت حق کے آثار نمایاں نہیں لیکن اپنے وقت پر تمام باتیں پوری ہوں گی۔
(نشان آسمانی' مصنفہ مرزا غلام احمد ص ۱۴ طبع ۱۸۹۲ء)

باقی صفحہ ۱۴ پر

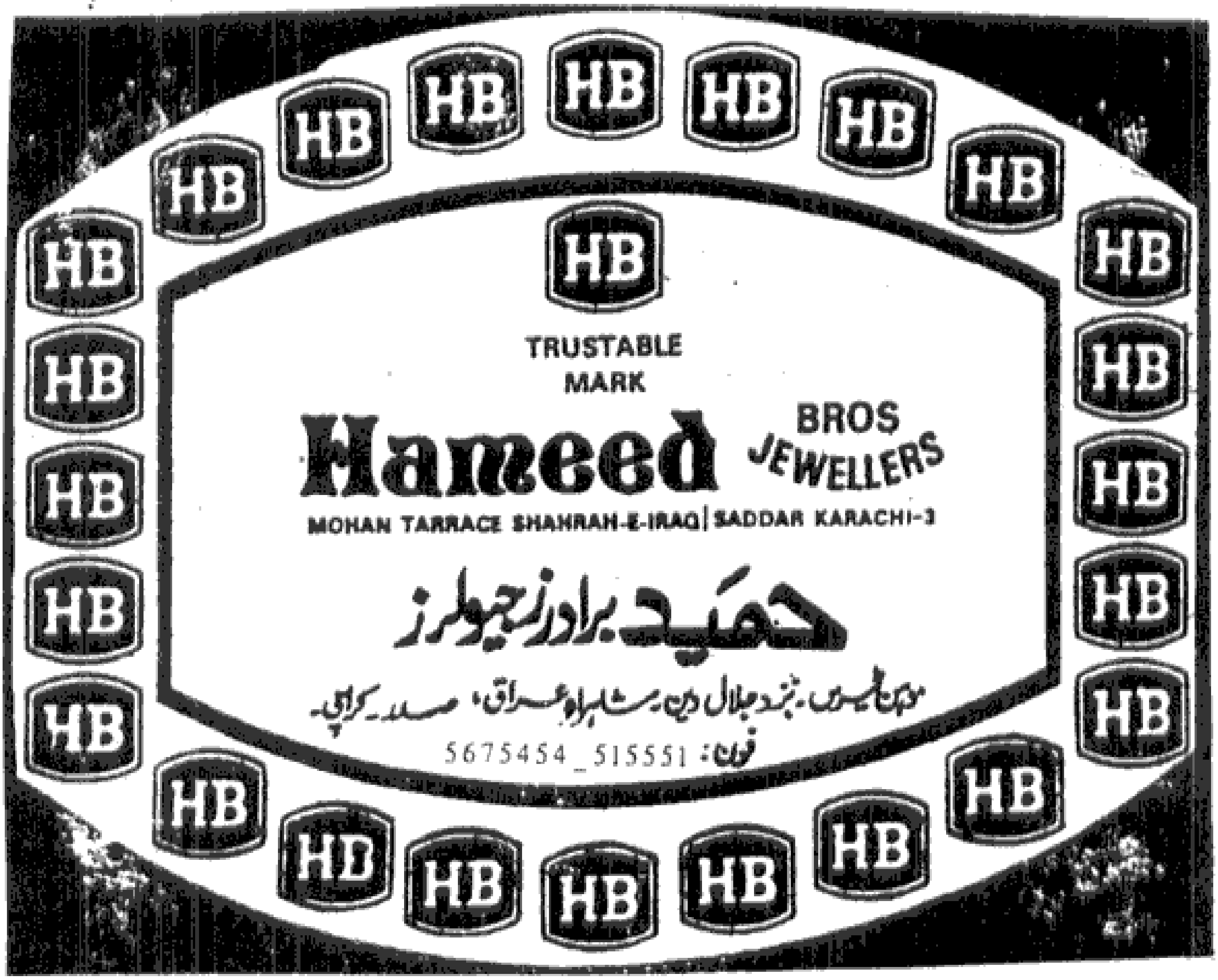

مُحرّم الحَرام

شرعی، سیاسی، تاریخی پس منظر

حکیم محمد عمر فاروق شیخ جاپوری

الحمدللہ رب العالمین○

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ و اتباعہ وازواجہ اجمعین الیٰ یوم الدین○ آمین ثم آمین امابعد

میرے محترم بھائیو! دوستو! اور بزرگو!

جیسا کہ آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ ماہ محرم الحرام کا بابرکت اور عظیم الشان مگر انتہائی مظلوم مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس ماہ مقدس کا ایک پہلو "عظیم" ہونے کی حیثیت سے ہے اور دوسرا پہلو "مظلوم" ہونے کی حیثیت سے ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کے دونوں پہلوؤں کو اجاگر کریں گے تاکہ ہر خاص و عام کو جہاں اس عظیم ترین مہینہ کی عظمت معلوم ہو تو ساتھ ہی اس کی مظلومیت کا بھی پتہ چل جائے۔

محرم الحرام! محترم تحریم سے ماخوذ ہے۔ تحریم کے دیگر معانی کے ساتھ ساتھ ایک معنی تعظیم کرنے کا بھی آتا ہے۔ تو محرم کا معنی "عظمت والا" کے ہوئے۔ چونکہ یہ مہینہ عظمت کے قابل ہے اسی لئے اس کا نام ہی محرم ہے' کسی زمانہ' دن یا مہینہ میں عظمت و حرمت کا اصل سبب تو اللہ تعالیٰ کی تجلیات و انوارات کا (اس زمانہ میں) ظاہر ہونا ہی ہے۔ (تاہم بعض عظیم الشان اور اہم واقعات کا کسی زمانہ میں انجام پذیر ہونا بھی دوسرے درجہ میں اس زمانہ کی عظمت و فضیلت کا سبب اور موجب ہوتا ہے۔ اس عظیم الشان واقعہ کے رونما ہونے کی وجہ سے بھی بالواسطہ اس واقعہ کے زمانہ میں فضیلت آجاتی ہے) جس زمانہ میں انوارات و تجلیات کا زیادہ ظہور ہوتا ہے ان انوارات و تجلیات کی وجہ سے اس زمانہ میں فضیلت حاصل ہو کر اس میں اجر و ثواب بہ نسبت دیگر ایام کے بڑھ جاتا ہے۔ ورنہ زمانہ اپنی ذات میں یکساں اور برابر ہے' فضیلت اگر اس میں آتی ہے تو محض تجلیات خاصہ خدا کے نزول کی وجہ سے آتی ہے' جب کسی زمانہ کی فضیلت کا مدار اس میں خاص تجلیات حق کے نزول پر ہے۔ اور تجلیات خاصہ کے نزول کا علم بجز وحی کے کسی کو یقینی طور پر نہیں ہو سکتا تو پھر کسی زمانہ کی فضیلت کا علم بغیر بتلائے نبی اقدس ﷺ کے ناممکن ہے۔ لہٰذا وحی کی روشنی کے بغیر اپنی طرف سے کسی زمانہ کی فضیلت کا یقین کر لینا ناجائز ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ولا تقف مالیس لک بہ علم (القرآن الکریم پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل) یعنی جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔

کے منافی ہونے کی وجہ سے ممنوع ہوگا'

چونکہ اس ماہ محرم میں حق تعالیٰ شانہ کی تجلیات' رحمت اور بندوں کی طرف اس کی خصوصی توجہات کا نزول اجلال ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں حکم ہے کہ ہم اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و برتری کا اظہار اس طریقہ پر کریں کہ جس کی تعلیم ہمیں صاحب وحی رسول اقدس ﷺ نے فرمائی ہے۔ نہ یہ کہ نفس و خواہشات کے دھوکہ میں آکر ہم وہ کام کر گذریں کہ جن سے احکم الحاکمین اور اس کے محبوب ﷺ ہم سے ناراض ہو جائیں۔

ماہ محرم سن ہجری کا پہلا مہینہ ہے جس کی بنیاد تو نبی اقدس ﷺ کے واقعہ ہجرت پر ہے۔ لیکن اس اسلامی سن کا تقرر آغاز استعمال ۱۷ھ میں سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت سے ہوا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے:

کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یمن کے گورنر تھے' ان کے پاس سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان شاہی آتے تھے جن پر تاریخ درج نہ ہوتی تھی۔ ۱۷ھ میں سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ پر توجہ دلائی تو سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو اپنے ہاں جمع فرمایا۔ اور ان کے سامنے یہ اہم ترین مسئلہ رکھا' چنانچہ تبادلہ افکار کے بعد یہ قرار پایا کہ اپنے سن تاریخ کی بنیاد واقعہ ہجرت کو بنایا جائے اور اس کی ابتداء ماہ محرم سے کی جائے کیونکہ سن ۱۳ نبوت کے ذوالحجہ کے بالکل آخر میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا منصوبہ طے کر لیا گیا تھا اور اس کے بعد جو چاند طلوع ہوا وہ محرم کا تھا۔ (فتح الباری' شرح باب التاریخ ومن این اقد التاریخ ص ۲۸۸ ج ۳ طبع دہلی)

مسلمانوں کا یہ اسلامی سن بھی اپنے معنی و مفہوم کے لحاظ سے ایک خاص امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ مذاہب عالم میں اس وقت جس قدر

سنین مروج ہیں وہ عام طور پر یا تو کسی مشہور انسان کے یوم ولادت کو یاد دلاتے ہیں یا کسی قومی واقعہ مسرت و شادمانی سے وابستہ ہیں کہ جس سے نسل انسانی کو بظاہر کوئی فائدہ نہیں۔

مثلاً ! مسیحی سن کی بنیاد سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت ہے۔

یہودی سن فلسطین پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخت نشینی جیسے ایک پر شوکت واقعہ سے وابستہ ہے۔

بکری سن راجہ بکرما جیت کی پیدائش کی یادگار ہے۔

رومی سن سکندر فاتح اعظم کی پیدائش کو واضح کرتا ہے۔

لیکن اسلامی سن ہجرت، عہد نبوت کے ایسے واقعہ سے وابستہ ہے جس میں یہ سبق پنہاں ہے کہ اگر مسلمان اعلائے کلمۃ الحق کے صلہ میں تمام اطراف سے مصائب و بلیات میں گھر جائے، بستی اور علاقے و شہر کے لوگ اس کے دشمن اور درپے آزار ہوجائیں، قریبی رشتہ دار، اور خویش و اقارب بھی اس کو مٹانے اور راستہ سے ہٹانے کا عزم کرلیں، اس کے دوست و احباب بھی اسی طرح تکالیف میں مبتلا کردیئے جائیں، شہر کے تمام سربرآوردہ لوگ اس کو قتل کرنے کا منصوبہ باندھ لیں۔

الغرض اس پر ہر طرح عرصہ حیات تنگ کردیا جائے اور اس کی آواز حق کو جبراً روکنے کی کوشش کی جائے تو اس وقت وہ مسلمان کیا کرے؟

اس کا حل دنیا کے عالمگیر، آفاقی مذہب اسلام نے یہ تجویز نہیں کیا کہ کفر و باطل کے ساتھ مصالحت کرلی جائے، دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں مداہنت اور غلط رواداری سے کام لیا جائے، اور اپنے عقائد و نظریات میں لچک پیدا کرکے ان میں گھل مل جائے یا حکمت و مصلحت کے پیش نظر اعلائے کلمۃ الحق کے جذبے کو سرد کردیا جائے اور سکوت اختیار کرلیا جائے تاکہ مخالفت کا زور ٹوٹ جائے۔ نہیں، ہرگز نہیں بلکہ اس کا حل اسلام نے یہ تجویز کیا ہے کہ ایسی بستی، ایسے علاقے اور ایسے شہر پر حجت تمام کرکے وہاں سے ہجرت کرجائے۔

چنانچہ اسی واقعہ ہجرت پر سن ہجری کی بنیاد رکھی ہے، جو نہ تو کسی انسانی برتری اور تفوق کو یاد دلاتی ہے اور نہ شوکت و عظمت کے کسی واقعہ کو بلکہ یہ واقعہ ہجرت مظلومی اور بیکسی کی ایک ایسی یادگار ہے کہ جو ثابت قدم، صبر و استقامت اور راضی برضائے الٰہی ہونے کی ایک زبردست مثال اپنے اندر پنہاں رکھتا ہے، یہ واقعہ ہجرت بتلاتا ہے کہ ایک مظلوم و بے کس انسان کس طرح اپنے مشن میں کامیاب ہوسکتا ہے اور مصائب و آلام سے نکل سکتا ہے، اور درد و غم کی گھڑیوں سے نکل کر کس طرح کامرانی و شادمانی کا زریں تاج اپنے سر پر رکھ سکتا ہے۔ اور پستی و گمنامی سے نکل کر رفعت و شہرت اور عزت و عظمت کے بام عروج پر پہنچ سکتا ہے۔

زمانہ جاہلیت کا محرم:

قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں بھی محرم الحرام ان چار مہینوں میں شمار ہوتا تھا کہ جن کے احترام کی وجہ سے مشرکین و روسائے عرب اپنی اپنی خانہ جنگیوں کو بند کردیا کرتے تھے تو اس ماہ محرم الحرام کی عظمت اور حرمت قدیم الایام سے چلی آرہی ہے اور اس ماہ کو کفار عرب بھی محترم سمجھتے تھے۔

ابتدائے اسلام میں، اسلام نے بھی اس مہینہ کے احترام کے باعث اس کے اندر قتال ممنوع ہونے کو باقی رکھا چنانچہ ویسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر ہ (القرآن الحکیم پ ۲ س البقرہ)

آیت قرآنیہ میں اشہر حرم کے اندر جن میں محرم کا مہینہ بھی شامل ہے قتال کرنے کو گناہ کبیرہ بتلایا گیا ہے، مگر باتفاق امت حرمت قتال کا یہ حکم عمومات قرآنیہ سے بعد میں منسوخ ہوگیا اور اب ان میں قتال جائز ہے۔ اگرچہ اب بھی افضل یہی ہے کہ ان مہینوں میں قتال کی ابتداء نہ کی جائے۔

(شامی ص ۳۰۲ ج ۳)

لیکن اس نسخ سے اصل مسئلہ تعظیم محرم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ حرمت قتال علت نہیں ہے ماہ محرم الحرام کے احترام کی۔ بلکہ ماہ محرم کے احترام کا ایک خارجی اثر حرمت قتال بھی تھا۔ کسی اثر کے فوت ہوجانے سے اس کے موثر کا فوت ہوجانا لازم نہیں آتا۔ مثلاً "سنکھیا کا اثر یعنی مہلک ہونے کی قوت کسی طریقے سے زائل کردی جائے تو بھی اس کو سنکھیا ہی کہا جائے گا اب وہ شیرینی نہیں بن گیا۔ اسی طرح حرمت قتال کا حکم گو اب باقی نہیں رہا تاہم احترام محرم کا حکم پھر بھی باقی ہے، غرضیکہ پورا ماہ محرم، شروع سے آخر تک قابل احترام ہے اور لائق تعظیم ہے اور پورا مہینہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہات کا محل ہے۔ اس مہینہ میں جتنا ہوسکے کوشش سے عبادت کرنی چاہئے تاکہ خیر و برکت کا مہینہ خالی نہ گذر جائے۔

بہرحال! ہمارے لئے یہ مہینہ اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں باطل کے مصائب و بلیات پر صبر و استقامت کے انجام کا سنہری سبق دیا گیا ہے۔ یہ ہجری سن کا پہلا مہینہ ہے ہجرت نبوی کے ۱۴۱۷ھ سال مکمل ہوکر ۱۴۱۸ھ سال شروع ہوگیا ہے۔

اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام کے مبارک ماہ سے ہوتا ہے۔ اس ماہ کے آتے ہی عظیم

شہادتوں کی یاد خصوصی طور پر تازہ ہو جاتی ہے' ایک سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہ جنہوں نے سن ہجری لکھنے کا رواج ڈالا' اور یہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے متعلق حضور اقدس ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ (امام) عمر فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) ہوتے اور جن کے دور خلافت کو اسلام کے عروج کا سنہری دور کہا جاتا ہے کہ جس میں اسلامی سرحدیں آدھی دنیا تک پھیل گئیں۔

دوسری شہادت سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ہے کہ جن کے متعلق مقرر' خطیب' شعراء' حضرات اپنی اپنی بساط کے مطابق خراج عقیدت پیش کرتے ہیں' لیکن افسوس کہ شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقصد کو جاننے والے بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ اسلامی ریاست کے اندر ایک تغیر رونما ہو چکا تھا۔ اسلامی ریاست کو خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طور طریقے پر لانے کے لئے سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے قربانیوں کی ایک عظیم ترین داستان رقم کی۔ آج بھی سنت حسینی کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ آج بھی یزیدی اور باطل قوتیں اسلام کے خلاف' اسلامی تعلیمات کے خلاف پروپیگنڈے کر رہی ہیں۔ نیز گستاخان رسول' کو عزت کے ساتھ بری کیا جا رہا ہے' اسلامی تعزیرات کو ظالمانہ قرار دیا جا رہا ہے' دینی مدارس کے خلاف مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ایک مستقل محاذ کھول دیا گیا ہے۔

یاد رکھئے اپنا سن ہجری (۱۴۱۸ھ) ہمارے سروں پر جلوہ فگن ہے۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ کی زندگی کا وہ مہتم بالشان انقلابی واقعہ جسے "ہجرت نبوی" کے عنوان سے موسوم کیا جاتا ہے اس پر "۱۴۱۷" چودہ سو سترہ سال بیت گئے۔ تاہم اتنے طویل شب و روز گذرنے کے باوجود غلامان محمد ﷺ کے لئے اب بھی اس میں ایک واضح ترین زندہ پیغام موجود ہے' اور وہ یہ کہ راہ حق کے مسافر اس زمین سے کنارہ کشی کر لیا کرتے ہیں جس کا دامن "حق" کے لئے تنگ ہو۔ اور ایک زمین پر ہی کیا منحصر ہے مہاجر بطحاء نے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف سے تو یہ بتلایا کہ والدین' اولاد' بھائی اور ازدواجی رشتے' خاندان و مال' تجارت و محلات (اس کے علاوہ بھی جو چیز) راہ حق میں قدم اٹھانے سے رکاوٹ بنے اور اطاعت خداوندی و محبت نبوی اور جہاد فی سبیل اللہ کی راہ کا پتھر ثابت ہو وہ صرف چھوڑ دینے ہی کے نہیں بلکہ توڑ دینے کے قابل ہے' بصورت دیگر اللہ تعالیٰ کے امر کا انتظار کرنا چاہئے ـــــ وہ اللہ جس کا فرمان عالی شان ہے کہ بارگاہ قدس کے نافرمانوں پر در ہدایت وا نہیں ہوتا۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی' اگر تو کسی قابل ہوتا

اسلام چونکہ ایک فطری اور آسمانی مذہب ہے اس لئے سال کا شمار آسمانوں کے قریب موجود "چاند" (قمری) حساب پر ہے تاکہ کسی جاہل سے جاہل شخص کو بھی اس کے سمجھنے میں کوئی دقت اور پریشانی نہ ہو۔ ویسے تو سن اور تاریخ کا رواج دنیا کی اقوام و ملک میں ہمیشہ ہی سے چلا آتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے سال کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جب سے شروع کیا گیا ہے اسی صورت پر آج تک برابر چلا آرہا ہے اس میں نہ ہی تو کوئی کمی کر سکتا ہے نہ زیادتی۔ یہ سال قمری اور ہجری کہلاتا ہے۔ قمری تو اس لئے کہ اس کا تعلق "چاند" سے ہے' اور ہجری اس لئے کہ اس کی ابتداء واقعہ ہجرت سے کی گئی ہے۔ قمری سال میں "۳۵۴" تین سو چون دن آٹھ گھنٹے "۴۲" بیالیس منٹ ہوتے ہیں۔ اس لئے عیسوی سال کے مقابلہ میں قمری سال کے تقریباً" دس دن کم ہوتے ہیں۔

یکم محرم کی مختصر تاریخ:

محرم الحرام کے مہینہ میں بہت سے انقلابی اور عالمگیری حالات و واقعات پیش آئے ہیں۔ مثلاً!

○ یکم محرم الحرام ۶ھ ۳۰ ستمبر ۶۱۵ء کو "شعب ابی طالب" میں حضور اقدس ﷺ کی محصوری کا دل سوز آغاز ہوا' دوسرا قول یکم محرم ۷ نبوی تا ۹ نبوی بروز منگل ۹۔۱۰ اپریل ۶۱۷ء

○ یکم محرم الحرام ۳ھ' جون ۶۲۴ء کو حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بنت رسول ﷺ) کا نکاح سیدنا حضرت امام عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

○ سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سیدنا حضرت امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یکم محرم الحرام ۲ھ' جولائی ۶۲۳ء کو ہوا۔

○ نبی اقدس ﷺ کی جانب سے سلاطین کو دعوت اسلام کا آغاز بھی یکم محرم الحرام ۷ھ مئی ۶۲۸ء سے ہوا۔

○ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم محرم الحرام ۲۴ھ ۷ نومبر ۶۴۴ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔

○ یکم محرم الحرام ۲۴ھ ۷ نومبر ۶۴۴ء سے خلافت عثمانیہ کا آغاز ہوا' اور سیدنا امام عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث باجماع امت منتخب ہوئے' اور عنان حکومت سنبھالی۔

○ امارت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یکم محرم الحرام کو عمل میں آئی۔

○ سیدنا حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی وفات بھی یکم محرم الحرام ۱۸ھ

١٢ جنوری ٦٣٩ء کو ہوئی۔

○ عاملین زکوٰۃ کا تقرر بھی باقاعدہ طور پر یکم محرم الحرام کو عمل میں آیا۔

○ سیدنا حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مرتضوی کا آغاز بھی یکم محرم الحرام کو ہوا۔

○ واقعہ لیلۃ تعریس، و قضاء نماز فجر بھی یکم محرم الحرام ٧ھ جولائی ٦٢٨ء کو ہوئے۔

○ حضور اقدس ﷺ کا نکاح حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (بھی) یکم محرم الحرام ٧ھ جون ٦٢٨ء کو ہوا۔

○ حضرت سیدنا امام سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات بھی یکم محرم الحرام ٥٥ھ دسمبر ٦٧٤ء کو ہوئی۔

○ حضرت سیدنا عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا وصال بھی یکم محرم الحرام ٥٣ھ دسمبر ٦٧٢ء کو ہوا۔

○ میزبان رسول ﷺ حضرت امام ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات بھی یکم محرم الحرام ٥١ھ جنوری ٦٧١ء کو ہوئی۔

○ جنگ صفین بھی یکم محرم الحرام ٧ ٣ھ جون ٦٥٧ء کو ہوئی (دیگر اقوال بھی ہیں)

○ شعب ابی طالب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہائی اور سوشل بائیکاٹ کا خاتمہ محرم ١٠ نبوی ٦١٩ء کو ہوا۔

○ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہجرت مدینہ کا حکم ہوا (ایک قول) محرم ١٣ نبوی ٦٢٢ء۔

○ غزوہ ذی امر (ایک قول) محرم الحرام ٣ ہجری جون ٦٢٤ء میں واقع ہوا۔

○ سریہ ابو سلمہ یکم محرم الحرام ٤ ہجری بمطابق ٦٢٦ء کو واقع ہوئی۔

ماہ محرم الحرام کے دیگر تاریخی واقعات:

○ محرم الحرام ١١ھ میں قبیلہ نخع کے ٢٠٠ افراد پر مشتمل ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اسلام قبول کیا۔

○ محرم الحرام ٥ھ میں معرکہ و غزوہ ذات الرقاع پیش آیا۔

○ آخر محرم الحرام ٧ھ میں غزوہ خیبر پیش آیا۔ بمطابق مئی ٦٢٨ء

○ اسلامی ریاست کی طرف سے سفیروں کی باقاعدہ تقرری بھی محرم الحرام ٧ھ مئی جون ٦٢٨ء سے شروع ہوئی۔

○ سیدنا حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے بھی ٧ھ محرم الحرام میں اسلام قبول کیا۔

○ سریہ عبداللہ ابن انیس ٧ھ ٥ محرم الحرام ٦٢٦ء میں واقع ہوا۔ جس میں ابو سفیان بن خالد کو قتل کرنے کی سرکاری ذمہ داری حضرت سیدنا امام عبداللہ ابن انیس رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی۔

علاوہ ازیں: زمین و آسمان کی تخلیق، فرشتوں کی پیدائش، آدم کے پتلے کی تیاری اور روح ڈالنا، فرشتوں کا آدم علیہ اسلام کو سجدہ کرنا، ہابیل و قابیل میں جھگڑا ہونا، نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے پر لگنا، سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر تورات کا نازل ہونا، موسیٰ و فرعون کا آپس میں مقابلہ، سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش، نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت ملنا، ابراہیم علیہ السلام کا "خلیل" بننا، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت، حضور اقدس ﷺ کا سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح، یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا جانا بھی اسی ماہ محرم الحرام ہی میں ہوا۔

یوم عاشورہ:

ماہ محرم الحرام میں دسویں تاریخ جو یوم عاشورہ کے نام سے معروف و موسوم ہے، بھی انتہائی زبردست انقلابی اہمیت کی حامل ہے اور بہت سے عالمگیری واقعات و لمحات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے مثلاً"

○ دسویں محرم کو سیدنا بابائے آدمیت حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عذر خواہی قبول ہوئی۔

○ دسویں محرم کو ہی سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طوفان سے نجات ملی۔

○ دسویں محرم ہی کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آگ کو گلزار بنانے کے لئے اللہ پاک کی جانب سے یا نار کونی برداً وسلماً علی ابراھیم کا شاہی فرمان جاری ہوا۔

○ سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بچھڑنے کے بعد اپنے والد بزرگوار سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دسویں محرم ہی کو ملے۔

○ دسویں محرم ہی کو بارگاہ ایزدی میں سیدنا حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معذرت قبول ہوئی۔

○ دسویں محرم ہی کو سیدنا حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصائب دور ہوئے۔

○ دسویں محرم ہی کو سیدنا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مچھلی کے پیٹ سے نجات حاصل کی۔

○ دسویں محرم ہی کو قوم بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں فرعون مصر کے ظالم و جابر ہاتھوں سے نجات پائی تھی، اور فرعون مردود مع اپنے شرارتی گروپ کے دریائے نیل میں انتہائی ذلت سے غرق کر دیا گیا۔ اس لئے شکریہ کے طور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محرم الحرام کی دسویں تاریخ (یوم عاشورہ) میں روزہ رکھنا شروع کیا تھا جس کی وضاحت دربار نبویؐ سے اس طرح ہوئی کہ " رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یوم عاشورہ

کا روزہ رکھنا رمضان کے بعد تمام روزوں سے افضل ہے۔" (مسلم شریف)

ارشاد فرمایا : مجھے امید ہے کہ ایک عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا گذشتہ سال کے تمام صغائر (یعنی چھوٹے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

ابتداء اسلام میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔ پھر رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بعد عاشورہ کے روزے کی فرضیت ختم ہو گئی۔ تاہم اس کا سنت ہونا اب بھی باقی ہے' اس دن روزہ رکھنا اب بھی بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

یاد رہے کہ !باطن ہمیشہ اپنے ظاہر سے متاثر ہوتا ہے' اس لئے اسلام نے کفار کی ظاہری طرز بودوباش کے اختیار کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس خیال کے پیش نظر چونکہ عاشورہ کا روزہ رکھنا یہودیوں کی مشابہت سے خالی نہ تھا' ادھر اس کو چھوڑ دینا اس کی عظیم ترین برکات سے محرومی کا باعث ہوتا' اس لئے علمائے اسلام علمائے حق اور اکابر و محققین احناف نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ یوم عاشورہ کے ساتھ ایک دن کا روزہ اور ملالو' بہتر تو یہ ہے کہ نویں' دسویں محرم کا روزہ رکھو' اور کسی وجہ سے نویں محرم کا روزہ نہ رکھ سکو تو پھر دسویں کے ساتھ گیارہویں محرم کا روزہ رکھ لیا جائے' صرف دسویں محرم کا روزہ رکھنا حسب تصریح علماء فقہائے احناف کے کراہیت سے خالی نہیں۔ ہمارے حنفی اکابر بزرگان و علمائے حق نے یہ مسئلہ درج ذیل احادیث جیسی سینکڑوں احادیث سے اخذ کیا ہے مثلاً!"

حدیث شریف میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کے روزہ کا حکم دیا' تو صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے عرض کیا کہ یہ ایسا دن ہے جس کو یہود و نصاریٰ معظم سمجھتے ہیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو تاریخ کو (بھی) ضرور روزہ رکھوں گا۔ (صحیح مسلم)

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ:

" روزہ رکھو تم عاشورہ کا' اور مخالفت کرو اس میں یہود کی اور (وہ اس طرح کہ) روزہ رکھو اس سے ایک دن پہلے کا یا بعد کا" (غرض تنہا عاشورہ کا روزہ نہ رکھو اس سے ایک دن قبل یا بعد کا روزہ بھی ساتھ ملالیا جائے)۔ (جمع الفوائد عن احمد والبزار)

عزیزان اسلام!

بات چل رہی تھی یوم عاشورہ کی یعنی دسویں محرم کی اور اس کے حالات و واقعات کی:

○ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش بھی دسویں محرم کو ہوئی۔

○ حضور اقدس ﷺ پر خصوصی طور پر کرم الٰہی ہوا جس کا مفصل ذکر قرآن حکیم کی سورۃ الفتح میں موجود ہے یہ خصوصی کرم الٰہی بھی دسویں محرم ہی کو ہوا۔

○ سیدنا حضرت امام عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات بھی دس محرم ۷۳ھ ۶۹۳ء مئی کو ہوئی (دیگر اقوال بھی ہیں)

○ حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ عنہ کی وفات بھی دس محرم الحرام ۶۰ھ اکتوبر ۶۸۹ء کو ہوئی۔

○ ام المومنین زوجۃ النبیؐ سیدہ حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا وصال بھی دس محرم الحرام ۵۶ھ نومبر ۶۷۵ء کو ہوا۔

○ سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی دس محرم الحرام ۶۱ھ ۱۷ اکتوبر ۶۸۰ء کو شہید کرکے حادثہ کربلا منعقد کیا گیا۔ ☆

بقیہ: مرزا غلام احمد

○ مرزا صاحب نے شاہ نعمت اللہ ولی کی جو الہامی پیش گوئی نقل کرکے جو اس کی الہامی تشریح کی ہے وہ مزید کسی حاشیہ کی محتاج نہیں' یعنی "مسیح موعود" کی دعوت و تبلیغ کا دورہ چالیس برس ہے۔ مرزا صاحب ۱۸۹۲ء میں یہ بتاتے ہیں کہ ان چالیس میں سے دس برس گزر چکے ہیں اور گیارھواں شروع ہے' اور مرزا صاحب کا انتقال ۱۹۰۸ء کے پانچویں مہینے (مئی) میں ہوا اب حساب کیجئے ابتدائے بعثت سے ...... ۱۸۹۲ء سے ۱۹۰۰ء تک نو سال اور ۱۹۰۱ء سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک سات سال چار مہینے ۲۵ دن' از ابتدائے بعثت تا ۱۸۹۱ء دس برس از ۱۸۹۲ تا ۱۹۰۰ء ۹ برس از ۱۹۰۸ تا ۱۹۰۸ء ۷ برس پانچ مہینے میزان کل از بعثت تا موت ۲۶ برس ۵ ماہ قادیانی احباب انصاف فرمائیں ؟

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳۰

کمالات مرزا

اشتیاق احمد..... جھنگ

مرزا غلام احمد قادیانی کے چند کمالات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے!

مرزا نے انجیل کا حوالہ دے کر یہ الفاظ لکھے ہیں:

"ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے' کبھی ہاتھ لمبا کرکے سر پر عطر مل رہی ہے' کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کررہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں۔ ادھر طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت' اور پھر مجرد اور خوبصورت وہ کسبی عورت سامنے پڑی ہے۔ جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے' کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر ایک دلیل ہے کہ کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاحشہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کرلیتا۔ کمبخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کیا نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زناکاری میں سارے شہر میں مشہور تھی"۔ (نور القرآن جلد دوم ص ۴۷۔۴۸)

مرزا کی کتاب سے یہ الفاظ پڑھ کر میں بہت حیران ہوا' میں نے سوچا دیکھو تو سہی آخر انجیلوں میں کیا لکھا ہے۔ ان انجیلوں میں جن کو قرآن کریم تحریف شدہ قرار دے رہا ہے۔ اللہ کے رسول پاک ﷺ جن کے بارے میں فرما رہے ہیں اب کسی انجیل' زبور اور توراۃ کو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب تو آسمانی کتب اب منسوخ ہو چکیں..... تمہارے لئے اب قرآن ہے' قرآن پر ہی عمل کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے رسول پاک ﷺ کے واضح فرامین کے بعد مرزا کو انجیل کے حوالے اپنی کتابوں میں دینے کی آخر کیا ضرورت تھی.....؟

جب میں نے انجیلوں کو دیکھا' مطالعہ کیا تو بہت حیرت ہوئی۔ بہت زیادہ حیرت ہوئی۔ وہاں مرزا کی کتابوں والے الفاظ تو نظر بھی نہ آئے' لیجئے پہلے تو آپ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ موجودہ انجیلوں میں الفاظ کب آئے ہیں' یعنی تحریف شدہ انجیلوں میں..... اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر صرف ایک انجیل نازل ہوئی تھی.... چار پانچ نہیں۔ بہرحال پہلے امر موضوع سے متعلق ... یعنی عطر ملواتے تھے وغیرہ' اقتباسات ملاحظہ فرمائیں' پھر میں اگلی بات کروں گا جس کے لئے میں یہ مضمون لکھنے پر مجبور ہوا..... اگلی بات پر اگر میری نظر نہ پڑتی تو میں یہ مضمون نہ لکھتا' اس لئے کہ ہمارے علماء کرام یہ سب باتیں بہت پہلے آشکار کرچکے ہیں۔

"پھر کسی فریسی نے اس یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا کھا' جب وہ اس کے ساتھ کھانے بیٹھا تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی' یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر کھانا کھانے بیٹھا ہے' سنگ مرمر کی عطردانی میں عطر لائی اور اس کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہوگئی اور اس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھے اور اس کے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا"۔ (انجیل لوقا باب ۷)

دوسرا اقتباس یہ ہے:

"مریم نے جٹ ماسی کا آدھ سیر خالص طور بیش قیمت عطر لے کر یسوع کے پاؤں پر ڈالا اور اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا"۔ (انجیل متی باب ۲۶)

تیسرا اقتباس اس سلسلے کا:

"مریم نام کی ایک عورت ایک مشہور فاحشہ گھر میں داخل ہوئی اور اپنے تئیں یسوع کے قدموں کے پیچھے گرا دیا اور انہیں اپنے آنسوؤں سے دھویا ان پر قیمتی عطر ملا اور اپنے سر کے بالوں سے پونچھا"۔ (انجیل برناباس ۲۹)

چوتھا اقتباس:

"تب مریم نے آدھ سیر خالص اور قیمتی جٹ ماسی کا عطر لے کر یسوع کے پاؤں پہ ملا اور اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی خوشبو سے بھر گیا"۔ (انجیل یوحنا باب ۱۲)

انجیلوں میں بس یہ چار اقتباس اس واقعے پر ملتے ہیں۔ یہ ایک ہی واقعہ ہے اور ایک ہی بار ایسا ہونا ظاہر ہے' اس لئے کہ وہ گھر شمعون کوڑھی' کا بیان کیا گیا ہے ___ وہ عورت جب یہ کرچکی تو شمعون کو خیال گزرا کہ یہ کیسا نبی ہے جسے یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ وہ ایک فاحشہ عورت ہے۔ اس

کے دل میں اس خیال کا آنا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلے اسے ایک مثال سے سمجھایا اور پھر فرمایا" : یہ عورت فاحشہ تھی' اس نے گناہوں سے توبہ کی اور ایسا چونکہ میری تعلیم کی وجہ سے ہوا' اس لئے یہ میرا شکریہ ادا کرنے کے لئے آئی اور شکریہ کا اظہار اس نے اس طرح کیا ہے ..... مطلب یہ کہ تمہارا بدگمان ہونا فضول ہے' پھر آپؑ نے اس عورت سے فرمایا:

" خدا نے تیرے گناہ معاف کردیئے' پر دیکھ اب گناہ نہ کرنا' تیرے ایمان نے تجھے بچالیا"۔ (انجیل برنباس باب ۱۳۰' یوحنا باب ۸)

آپ نے ملاحظہ فرمایا' بات کتنی سی تھی اور مرزا نے اس کو بڑھا چڑھا کر کہاں سے کہاں پہنچادیا ..... یعنی بغل میں بیٹھی ہے' گود میں تماشہ' یسوع وجد میں' عمر جوان' شراب پینے کی عادت' کیسی عورت سامنے پڑی ہے' جسم کے ساتھ صبح لگار میں ہے' یسوع کی شدت' کیا کچھ کم نفسیاتی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے' شدت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔

یہ وہ شرمناک الفاظ ہیں جن کا کسی انجیل میں تذکرہ تک نہیں ملتا' اور مرزا نے اس طرح بیان کئے ہیں' گویا مرزا خود اس موقع پر موجود تھا ..... افسوس ..... مرزا نے بددیانتی کی انتہائی پستیوں کو چھولیا..... شراب پینے کا ذکر بھی انجیلوں میں سے کسی میں نہیں ملا' اب میں اپنے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں ..... مرزا نے انجیل کا حوالہ دیا ہے..... مرزائی اگر اس حوالے کو درست مانتے ہیں' تو انجیل کا ایک حوالہ اور پڑھ لیں ..... انہیں اس حوالے کو بھی درست ماننا ہوگا..... یہ الفاظ انجیل برنباس باب ۹۶۔۹۷ سے نقل کئے جاتے ہیں:

"جب دعا ختم ہوئی تو کاہن نے بلند آواز سے کہا! ٹھہر یسوع' اپنی قوم کو خاموش کرانے کے لئے ہم جاننا چاہتے ہیں' تو کون ہے؟

یسوع نے جواب دیا! میں ہوں یسوع' مریم کا بیٹا' داؤدؑ کی نسل سے' ایک بشر جو فانی ہے خدا سے ڈرتا ہے اور میرا مقصد ہے کہ عزت اور جلال خدا کے لئے ہو۔

کاہن نے جواب میں کہا! موسیٰؑ کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں بتانے آئے گا کہ خدا کی مرضی کیا ہے اور دنیا کے لئے خدا کی رحمت لائے گا' سو میں منت کرتا ہوں' ہمیں سچ بتا' کیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے؟

یسوع نے جواب دیا! یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے' پر یقیناً" میں وہ نہیں ہوں' کیونکہ وہ مجھ سے پہلے بنا اور میرے بعد آئے گا"۔

کاہن نے جواب دیا! ہمیں بتا مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا! خدائے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روح قائم ہے' میں وہ مسیح نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا' پھر خدا مجھے دنیا سے اٹھائے گا تو ابلیس نا پرہیزگار لوگوں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں" پھر یہ فتنہ اٹھائے گا جس سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہوجائے گی۔ یہاں تک کہ بمشکل تیس ایک صاحب رہ جائیں گے جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لئے اس نے سب چیزیں بنائی ہیں جو دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں سمیت برباد کردے...... ابلیس سے وہ غلبہ چھین لے گا جو اسے انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت ان کی نجات کے لئے لائے گا جو اس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اس کے کلام پر ایمان لائے گا' گو میں اس کے موزے کھولنے کے لائق نہیں ہوں' پھر مجھے خدا کا فضل اور رحمت ملی کہ اسے دیکھوں"

تب کاہن نے حاکم اور بادشاہ سمیت جواب میں کہا! اے یسوع' خدا کے قدوس' اپنے تئیں ملول نہ کر' کیونکہ ہمارے وقت میں یہ فتنہ اب نہ ہوگا' اب کوئی تجھے خدا کا بیٹا نہ کہنے پائے گا"

تب یسوع نے کہا! تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی' کیونکہ جہاں تم کو نور کی امید ہے' تاریکی آئے گی...... بلکہ میری تسلی اس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے ہر فاسد خیال مٹادے گا اور اس کا دین پھیل کر تمام دنیا پر حاوی

باقی ص ۲۲ پر

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون: ۲۰۷۵۵۰۲

داماد رسول، مظلوم مدینہ

عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حافظ مولانا محمد حسن..... کراچی

ماہتاب رسالت کے روشن ستاروں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا نام بہت نمایاں ہے آپ کے جود و سخا علم و عطا عشق مصطفیٰ جذبہ و شوق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ تعلق ایک ایسی درخشندہ کہانی ہے جو مخالف و موافق تمام حلقوں میں مسلم ہو چکی ہے عمر کی ۸۲ خزلیں گزار کر نہایت مظلومیت کے ساتھ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں جس طرح شہید کیا گیا اور پھر جس طرح ۴۰ روز تک آپ رضی اللہ عنہ پر کھانا پینا بند رکھا گیا وہ بھی صفحہ تاریخ کا المناک باب ہے۔

ولادت : حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ عام الفیل کے چھ برس بعد یعنی ۵۷۷ء میں پیدا ہوئے بچپن میں ہی پڑھنا سیکھ لیا تھا اور عہد شباب میں کاروبار تجارت شروع کردیا اور اپنی فطرت صداقت دیانت اور نیک روش کے باعث شہرت حاصل کی۔ اور آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔

قبول اسلام : آپ رضی اللہ عنہ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے کی پاداش میں آپ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے چچا حکم بن ابی العاص نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا۔ کئی روز تک ایک الگ مکان میں بند رکھا گیا چچا نے کہا جب تک تم نئے مذہب (اسلام) کو نہیں چھوڑو گے تمہیں رہا نہیں کروں گا یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چچا "خدا کی قسم" میں مذہب اسلام کو کبھی ترک نہیں کروں گا اور اس عظیم دولت سے کبھی دست بردار نہیں ہوں گا چنانچہ حکم بن ابی العاص نے آپ کو مجبور ہو کر رہا کردیا۔

آپؓ کی فضیلت میں آنحضرتؐ کے ارشادات :

○ ابن عساکر نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے جب عثمان رضی اللہ عنہ گزرے تو میرے پاس ایک فرشتہ بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ یہ شہید ہیں ان کو قوم شہید کردے گی مجھے ان سے شرم آتی ہے۔

○ امام بخاری اور امام مسلم نے عفیفہ کائنات ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لباس کو درست فرمالیتے اور فرماتے میں اس سے کس طرح شرم نہ کروں جس

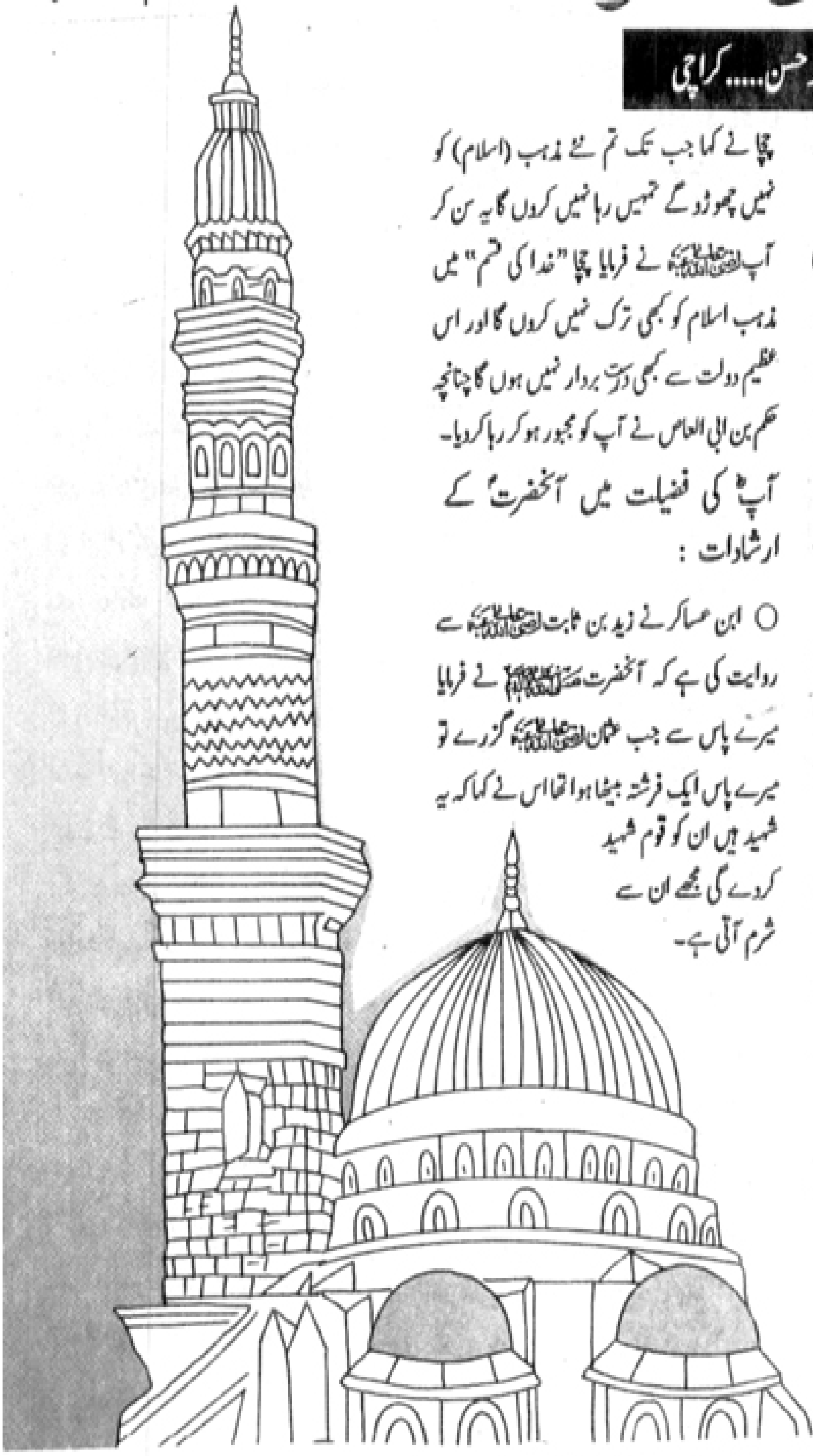

سے فرشتے بھی شرم کرتے ہوں۔

○ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ ہوگا۔

○ حاکم مستدرک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی ایک قمیض پہنائے گا جب منافق اسے اتارنے کی کوشش کریں تو اسے مت اتارنا یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔"

○ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اول شب سے طلوع فجر تک ہاتھ اٹھا کر سیدنا عثمان کے لئے دعا فرماتے رہے آپ فرماتے تھے اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔

○ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے امام الانبیاء ﷺ کو کبھی اتنا ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے نہیں دیکھا کہ آپ کی بغل مبارک ظاہر ہو جائے' سوائے اس کے جب آپ عثمان غنی کے لئے دعا فرماتے تھے۔

○ حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں لے کر آئے جب آپ غزوہ تبوک کا سامان جمع کررہے تھے اور آپ کی گود مبارک میں ڈال دیں پس میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ان اشرفیوں کو اپنی گود میں الٹتے پلٹتے تھے اور فرماتے تھے "ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم" کہ عثمان کو اب کچھ نقصان نہیں ہو سکتا آج کے بعد جو چاہیں کریں' دو مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ (مسند احمد)

آنحضرت ؐ کے ساتھ قرابتداری :

○ آپ رضی اللہ عنہ کی نانی ام حکیم بنت عبدالمطلب آنحضرت ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی جڑواں بہن تھیں اس طرح آپ ﷺ حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی کے نواسے ہوئے۔

○ حضور اقدس ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا جب وہ فوت ہوگئیں تو اپنی دوسری بیٹی ام کلثوم بھی آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دی۔

ام کلثوم کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے ان سب کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیتا آپ ﷺ کی دو بیٹیوں کے ساتھ نکاح ہی کی وجہ آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین یعنی دو نوروں والا کہا جاتا ہے۔

سخاوت اور فیاضی : خلیفہ ثالث ناشر قرآن سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ صدقہ دینے اور خیرات کرنے میں گویا تیز آندھی تھے۔ ہر جمعۃ المبارک کو ایک غلام آزاد کرنے کا معمول تھا اور اگر کسی جمعہ کو غلام نہ ملتا تو دوسرے جمعہ کو دو غلام آزاد کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی سخاوت و خیرات کے عجیب عجیب واقعات منقول ہیں خلیفہ بلا فصل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا لوگ پریشان تھے ایک روز سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج شام تک اللہ تمہاری پریشانی دور کردیں گے چنانچہ اسی روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے آئے اور مدینہ کے تاجر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس خریداری کے لئے پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تاجروں سے پوچھا کہ مجھے ملک شام کی خریداری پر تم لوگ کس قدر نفع دوگے تو تاجروں نے کہا کہ دس روپے پر بارہ حضرت عثمان غنی نے فرمایا مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے آخر ہوتے ہوتے تاجروں نے کہا کہ جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت ہم پندرہ روپیہ دیں گے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتا ہے تاجروں نے کہا وہ زیادہ دینے والا ہمارے علاوہ کون ہے آپ نے فرمایا مجھے ایک بدلہ میں دس ملتے ہیں کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو' تاجروں نے انکار کردیا۔ تو سیدنا عثمان نے فرمایا میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اللہ کی راہ میں فقرائے مدینہ کو دے دیا۔

جب رسول خدا ﷺ ہجرت کرکے مدینے تشریف لائے تو میٹھے پانی کی آپ کو اور آپ کے اصحاب کو بڑی تکلیف تھی صرف ایک میٹھا کنواں بئر رومہ کے نام سے ایک یہودی کے قبضہ میں موجود تھا وہ اس کنویں کا پانی جس قیمت پر چاہتا بیچتا تھا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللہ کی راہ میں وقف کردے اس کو جنت ملے گی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کنویں کو خرید کر وقف کردیا۔ مسجد نبوی کی توسیع کے لئے ایک زمین پچیس ہزار کے عوض خرید کر مسجد نبوی میں شامل کرلیا جس پر آنحضرت ؐ نے آپ ؓ کو جنت کی خوشخبری سنائی۔

خلافت : خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے وقت خلافت کو چھ صحابہ کرام میں دائر فرمایا دیا تھا جن میں حضرت عثمانؓ' حضرت علیؓ' حضرت طلحہؓ' حضرت زبیرؓ' حضرت سعد بن ابی وقاصؓ' حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ شامل تھے۔ ان حضرات نے

اپنی رائے کو عبدالرحمان بن عوفؓ کی رائے پر منحصر کردیا کہ جس کو یہ خلیفہ مقرر کردیں وہی خلیفہ ہیں۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف نے حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا! اللہ مجھ پر شاہد اور نگہبان ہے کہ میں انتخاب میں کوتاہی نہ کروں گا خدا کی قسم جو تم میں افضل ہوگا اس کو منتخب کروں گا۔ (بخاری شریف)

مجلس شوریٰ نے اگرچہ انتخاب کا پورا اختیار حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کو دے دیا تھا لیکن آپؓ نے تنہا اپنی رائے سے فیصلہ مناسب نہ سمجھا تین رات تک تمام اہل حل و عقد سے "فرداً فرداً" اس بارہ میں مشورہ لیتے رہے اس وقت مدینہ منورہ میں تمام بلاد اسلامیہ کے امراء یعنی گورنر بھی موجود تھے جو سیدنا عمر فاروقؓ کے ساتھ حج سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تھے۔ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ مجلس شوریٰ نے انتخاب کا اختیار عبدالرحمان بن عوفؓ کو دے دیا تو لوگ عبدالرحمان بن عوفؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کئی رات تک مشورے ہوتے رہے کہ کس کو خلیفہ منتخب کیا جائے۔ امام مالک زہری سے روایت ہے کہ جو صاحب رائے بھی عبدالرحمان بن عوفؓ سے خلوت میں ملتا تھا وہ عثمان غنیؓ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتا تھا۔ تین شب گزر جانے کے بعد جو صبح آئی تو فجر کی نماز کے بعد حاضرین مسجد کے علاوہ مجلس شوریٰ کے چھ رکن بھی منبر نبویؐ کے قریب جمع ہوگئے پھر حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے خطبہ دیا اور خطبہ کے بعد عبدالرحمان بن عوفؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایئے حضرت عثمانؓ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو عبدالرحمان بن عوفؓ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر شیر خدا سیدنا علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بعد ازاں

> حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت علیؓ سمیت تمام اہل مدینہ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس طرح آپ مسلمانوں کے تیسرے امیر المومنین منتخب ہوئے۔

تمام اہل مدینہ ٹوٹ پڑے اور سب نے سیدنا عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح آپ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ اور امیر المومنین منتخب ہوگئے۔

فتوحات : سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۲۴ ہجری میں سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپ کو شروع میں ۲۲ لاکھ مربع میل کے ایسے خطے پر حکومت کرنی پڑی جس میں بیشتر ممالک فتح ہوچکے تھے لیکن یہاں مسلمان مستحکم نہ ہوئے تھے خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں چلی جائیں گی لیکن خلیفہ سوم نے ۱۲ دن کم بارہ سال تک ۴۴ لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔ آپؓ کے پہلے چھ سال فتوحات اور کامرانیوں کے ایسے عنوان سے عبارت ہیں جن پر اسلام کی پوری تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔ خلافت اسلامیہ کے تاجدار ثالث نے فوجوں اور عسکری قوتوں کو جدید بنیادوں پر استوار کیا تھا۔ آپ ہی کے دور میں سیدنا امیر معاویہؓ امیر شام نے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کرکے بحر اوقیانوس میں اسلام کا لشکر اتار دیا تھا ہندوستان اور افریقی ممالک میں محمدی سورج کی کرنیں بھی آپ ہی کے دور میں پہنچی تھیں اسلامی فوجوں نے عثمانی دور ہی میں سندھ، مکران، طبرستان اور متعدد ایشیائی ممالک بھی فتح کرلئے تھے۔

شہادت : سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخری سالوں میں آپ کی پے درپے کامیابیوں نے یہود و مجوس اور شرک کے خوگروں کو ناک چنے چبوادیئے تھے وہ کسی طرح بھی عہد عثمانی کی وسعت اور ہمہ گیری کو برداشت نہ کرسکتے تھے سامنے آکر جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے منافقوں کا ایسا لشکر تیار کیا جو خلیفہ سوم سیدنا عثمانؓ پر اقرباء پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا منافقت اور دجل و فریب کے ان خواہاں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا۔ ساڑھے سات سو بلوائے ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے بغاوت کا ایسا وقت طے کیا گیا جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوں صرف چند افراد یہاں موجود ہوں ایسے وقت میں امیرالمومنین کو خلافت سے دستبردار کرواکر اپنے مذموم مقاصد حاصل کئے جائیں من مانی کارروائی کے ذریعے اسلام کے قصر خلافت کو مسمار کردیا جائے۔ رسول اللہؐ کے شہر کو آگ اور خون میں جلا کر کے اسلام کی مرکزیت کو پارہ پارہ کردیا جائے فتوحات اور کامیابیوں کے راستہ میں فوری طور پر سد سکندری کھڑی کردی جائے۔

۳۵ ہجری ذیقعدہ کے پہلے عشرے میں باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ حافظ عماد الدین نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑا۔ محاصرہ کے دوران آپ رضی اللہ عنہ کا کھانا اور پانی بند کردیا ۴۰ روز تک بھوکے اور پیاسے بیاسی ۸۲ سالہ مظلوم مدینہ خلیفہ ثالث داماد رسول سیدنا عثمان غنیؓ کو بروز جمعۃ المبارک ۱۸ ذی الحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے ہوئے شہید کردیا گیا۔

معیار
ہر قیمت پر

نوّے سال سے رُوح افزا کا بلند معیار ہی
رُوح افزا کی مقبولیت کی اساس ہے

مدینۃ الحکمۃ
تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ

ہمدرد

راحتِ جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق

Adarts-HRA-11/96

قسط نمبر1

وفا

محمد طاہر رزاق...... لاہور

گورکن نے قبر پر مٹی گرانی شروع کردی۔ قبر میں ہولناک اندھیرا چھا گیا۔ وہ زمین کے باہر والے انسانوں کو دیکھ تو نہ سکتا تھا لیکن ابھی کسی سوراخ سے اسے ان کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس وقت اس کے دل میں سخت حسرت پیدا ہوئی کاش ان آوازوں میں اس کے بیوی بچوں کی آواز بھی ہوتی۔ قبر کی مٹی سے مکمل ڈھانپ دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی باہر سے آنے والی آوازیں خاموش ہوگئیں۔

قبر میں اس قدر اندھیرا چھا گیا کہ اسے قبر کی دیواریں بھی دکھائی نہ دیتی تھیں۔ اسے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اپنے اردگرد اور اوپر نیچے سانپ اور بچھو نظر آرہے تھے اور اسے یوں محسوس ہورہا تھا کہ جیسے ان میں سے کوئی ابھی اس پر اپنا زہریلا ڈنک آزمائے گا اور اسے جلا کر خاک سیاہ بنادے گا۔ اچانک ایک خوفناک آواز آتی ہے اور قبر اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے۔ وہ سخت حیران ہوتا ہے کہ اس قبرستان کی ساری قبروں نے اپنے مردوں کو قبروں سے باہر پھینک دیا ہے۔ سارے قبروں والے خوف کے عالم میں تھر تھر کانپ رہے ہیں کہ انہیں حکم ہوتا ہے کہ حشر کے میدان کی طرف بھاگو۔ جہاں تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ سب سرپٹ حشر کے میدان کی طرف اس سرعت و تیزی سے بھاگتے ہیں کہ تھوڑی دیر میں وہ حشر کے میدان میں موجود ہوتے ہیں۔

میدان حشر میں ان گنت انسان جمع ہیں۔ لوگ سخت گھبراہٹ میں ہیں اور ریوڑوں کی صورت میں ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں۔ سورج کی تمازت سے انسانی جسموں سے چربی پگھل رہی ہے۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہوگئی ہیں۔ شدت پیاس سے ہونٹ اور زبانیں پھٹ چکے ہیں۔ بھوک کا یہ عالم ہے کہ انسان کہنیوں تک اپنا گوشت کھا چکے ہیں۔ انسانی رشتے کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ چکے ہیں۔ کوئی کسی کا غمگسار اور پرسان حال نہیں۔ ماں باپ اولاد کو دیکھ کر بھاگتے ہیں اور اولاد ماں باپ کو دیکھ کر دوڑ جاتی ہے کہ کہیں کوئی ہم سے نیکی نہ مانگ لے۔ ہر انسان نفسی نفسی پکار رہا ہے۔ زمین اس قدر گرم ہے کہ اس پر پاؤں نہیں ٹکتے۔ ہر انسان اپنے گناہوں کے مطابق پسینے میں ڈوبا ہوا ہے۔

اچانک وہ دیکھتا ہے کہ ایک بہت بڑا گروہ میدان حشر کی ایک سمت کو بھاگا جارہا ہے۔ وہ اس تیزی سے بھاگ رہا ہے جیسے بکریوں کا ریوڑ حملہ آور شیر کو دیکھ کر بھاگتا ہے' لیکن اسے محسوس ہوتا ہے کہ یہ گروہ کسی سکون گاہ کی طرف جارہا ہے۔ وہ اس گروہ کے ایک فرد کو روک کر پوچھتا ہے کہ تم لوگ کدھر جارہے ہو؟ اسے بتایا جاتا ہے کہ یہاں سے کچھ فاصلے پر شافع' محشر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا دربار لگا ہے اور یہ پریشان حال لوگ شفاعت رسولؐ حاصل کرنے جارہے ہیں۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ شافع محشر ﷺ حوض کوثر پر تشریف فرما ہیں اور اپنے پیاسے امتیوں کو جام کوثر بھر بھر کر پلارہے ہیں اور جو ایک جام پی لے اسے پھر دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔ اس نے دیکھا کہ بہت سے لوگ پروانہ شفاعت حاصل کرکے اور جام کوثر پی کر سوئے جنت جارہے ہیں۔ اب ان پر کوئی غم نہیں' وہ شاداں و فرحاں ہیں' ان کے چہرے ستاروں سے زیادہ تابناک ہیں اور ان کے قلوب اطمینان کی دولت سے مالا مال ہیں۔ جنت کی بہاریں ان کے لئے چشم براہ ہیں۔ رضوان جنت ان کے استقبال کا منتظر ہے۔ یہ فرحت بخش منظر دیکھ کر غم سے ڈوبا ہوا اس کا دل خوشی سے اچھل پڑا اور وہ شفاعت رسولؐ کا پروانہ اور جام کوثر حاصل کرنے کے لئے دوڑنے لگا' لیکن اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی غیر مرئی طاقت نے اسے روک لیا ہے۔ اس کے قدموں میں کسی نے میخیں ٹھونک دی ہیں۔ اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا ضمیر اس کی راہ میں ہمالیہ پہاڑ بن کر کھڑا ہوگیا ہے۔ اس کا ضمیر ایک شعلہ بیاں مقرر کی طرح بے تکان بولنے لگا۔ اس کا ضمیر کہنے لگا:

"اے بے وفا و بے مروت انسان! کس منہ سے شافع محشر ﷺ کے پاس جارہا ہے۔ تیرا ان سے کیا تعلق؟ تیرا ان سے کیا واسطہ؟ تیرا ان سے کیا رشتہ؟ تجھے ان سے کیا محبت؟ تجھے ان سے کیا چاہت؟ تیری زندگی میں جب تو جوان تھا' مرزا قادیانی نے شافع محشر ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا...... تو نے کیا کیا؟

مرزا قادیانی اور اس کے بدمعاش ساتھیوں نے ساقی کوثر ﷺ کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو نے کیا کیا؟

سرور کائناتؐ کے قلب اطہر پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید میں مرزا قادیانی نے تحریف و تبدل کیا...... تو نے کیا کیا؟

مرزا قادیانی نے اپنی بکواسیات کو احادیث رسولؐ کہا...... تو نے کیا کیا؟

مرزا قادیانی نے اپنے مرتد ساتھیوں کو صحابہ رسولؐ کہا...... تو نے کیا کیا؟

مرزا قادیانی نے اپنے چیلوں چانٹوں کو اصحاب بدر کہا...... تو نے کیا کیا؟

ترے نبیؐ کے پیارے ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالیاں دی گئیں ...... تو نے کیا کیا؟

محبوب خدا کی لاڈلی بیٹی فاطمۃ الزہراؓ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی بیٹی کو سیدۃ النساء کہا گیا .... تو نے کیا کیا؟

سید الکائنات ﷺ کی ازواج مطہرات کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی بیوی کو "ام المومنین" کہا گیا .... تو نے کیا کیا؟

محسن انسانیت ﷺ کے پیارے شہر مکہ و مدینہ کے مقابلے میں مرزا قادیانی کے منحوس شہر "قادیان" کو مکہ و مدینہ کہا گیا .... تو نے کیا کیا؟

تیرے سامنے اسلام لٹتا رہا..... قرآن لٹتا رہا..... رسولؐ رحمت کے امتی مرتد ہو کر قادیانی بنتے رہے اور تو دولت سمیٹنے میں مست رہا.....

تیرے کانوں پر کبھی جوں تک نہ رینگی.......

اتنے بڑے حادثوں نے تیرے دل پر کبھی چوٹ نہ لگائی...... اتنے بڑے سانحوں نے کبھی تجھے متفکر نہ کیا...... اب بتا تیرا رسول اکرمؐ سے کیا تعلق؟...... تیرا رسول اکرمؐ سے کیا ناطہ؟........

وہ حشر کے میدان میں اپنے ضمیر کے سامنے لاجواب کھڑا ہے...... ضمیر کے سوالوں نے اسے گھائل کر کے رکھ دیا ہے....... ضمیر اس کو ایک زوردار دھکا مارتا ہے اور کہتا ہے چل اب جہنم کو .... جہاں کے لپکتے شعلے تیرے منتظر ہیں....... جہاں کے بچھو اور سانپ تیرے انتظار میں اپنے ڈنک لئے بے قراری سے لوٹ رہے ہیں...... یہ ہولناک منظر دیکھ کر اس کے منہ سے ذبح ہوتے بکرے کی طرح ایک دردناک چیخ نکلتی ہے........ جس کی ہولناکی سے وہ خواب سے بیدار ہو جاتا ہے....... وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ اس کا جسم پسینے سے شرابور تھا....... تھوڑے اوسان بحال ہوئے تو اس نے سنا کہ محلے کی مسجد سے صبح کی اذان کی آواز آرہی تھی۔

حضرت بلالؓ کا جانشین کہہ رہا تھا:

اشھدان محمدرسول اللّٰہ

اشھدان محمدرسول اللّٰہ

وہ آنکھیں کھول کر دیوانہ وار ادھر ادھر دیکھنے لگتا ہے۔ اچانک اس کی نظر سامنے لگے کیلنڈر پر پڑتی ہے، جس پر جلی حروف سے لکھا تھا

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

●●

بقیہ: کمالات مرزا

ہو جائے گا کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے اور جس بات سے مجھے تسلی ہے، وہ یہ ہے کہ اس کے دین کی حد نہ ہوگی بلکہ خدا کی طرف سے ناشکستہ رہے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا! کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے؟

یسوع نے جواب میں کہا! اس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے، مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی جس کا مجھے غم ہے، کیونکہ ابلیس انہیں خدا کے سچے انصاف کے مطابق اٹھائے گا اور وہ اپنے تئیں میری بشارت کے پردے میں چھپائیں گے"۔ (انجیل برناباس باب ۹۶-۹۷)

اس کے بعد یسوع نے یہ الفاظ بھی فرمائے:

"خدا مجھے ان کے ہاتھوں سے بچائے گا، اور مجھے دنیا سے نکال کر لے جائے گا"۔ (انجیل برناباس باب ۱۳۹)

"میں دنیا کے خاتمے کے قریب تک جیوں گا"۔ (انجیل برناباس باب ۱۳۹)

افسوس! مرزا کو یہ الفاظ انجیل میں کیوں نظر نہ آئے...... کنجریوں وغیرہ والے الفاظ تو نظر آگئے، جو کہ انجیل میں درج بھی نہیں ہیں، یعنی جو الفاظ لکھے بھی نہیں، وہ نظر آگئے اور جو لکھے ہیں وہ نظر نہیں آئے، زیادہ پر لطف بات یہ ہے.......

جھوٹے نبی اپنے تئیں میری بشارت کے پردے میں چھپائیں گے۔

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر ۲۳۵۰۸۰۱

ریلوے میں قادیانیوں کا عمل دخل

ڈاکٹر دین محمد فریدی..... بھکر

ماضی قریب میں خانیوال کے قریب سرشاہ ریلوے اسٹیشن پر کراچی جانے والی تیز رو کو ایک خوفناک حادثہ پیش آیا۔ جس میں حکومت کے اعلان کے مطابق ۱۲ افراد جاں بحق اور سو سے زائد زخمی ہوئے۔ انجن سمیت کئی ڈبے تباہ ہوئے۔ حکومت کے اعلان کے مطابق تخریب کاری خارج از امکان نہیں ہمیں سوچنا اس بات پر ہے کہ ملک میں اس تخریب کاری اور دہشت گردی کے پیچھے کون سے عوامل ہیں۔ انسانی جانوں سے کھیلنے والے کون ہیں؟ ان کا مقصد کیا ہے۔ دہشت گردی اور تخریب کاری کے ذریعے اس ملک کو کمزور کرنے والا کونسا طبقہ ہے۔ ہر طرف تباہی بربادی آہ و بکا ہے۔ مگر اس خفیہ ہاتھ تک کوئی نہیں پہنچتا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے ضلع بھکر کے ایک مجسٹریٹ کا تبادلہ سٹی مجسٹریٹ جھنگ کی حیثیت سے جھنگ ہو گیا۔ ان دنوں جھنگ میں شیعہ سنی فساد زوروں پر تھے میں نے اس مجسٹریٹ سے عرض کیا کہ فقیر کی ایک بات آپ سن لیں اگر آپ نے اس پر عمل کیا تو انشاء اللہ جھنگ میں امن کا سہرا آپ کے سر ہوگا۔ انہوں نے پوچھا کہ بتایئے! میں نے عرض کیا کہ جو نوجوان تخریب کاری کرتا ہوا پایا جائے جس بھی فرقہ سے ہو۔ اسے تفتیش کے لئے گرفتار کر کے اس کے عقیدے کی تحقیق کریں۔ مجسٹریٹ نے مجھ سے پوچھا کہ اس سے کیا ہوگا؟ میں نے کہا کہ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ تخریب کار قادیانی ہوگا۔ سٹی مجسٹریٹ نے اس پر خصوصی نگاہ رکھی۔ ایک جلوس نعرے لگاتا آرہا تھا دو لڑکے ایک طرف سے آئے اور انہوں نے اہل جلوس کو توڑ پھوڑ کی طرف لگا کر دکانوں کو آگ لگانی شروع کر دی ان کو گرفتار کیا گیا جب عقیدے اور رہائش کی تحقیق ہوئی تو وہ جھنگ کمبل کے ایک کارخانے میں ملازم تھے اور سکھر سندھ کے باشندے تھے ایک قادیانی تھا۔ ایک ہندو اسی طرح حضرت مولانا سید صادق حسین شاہ صاحبؒ کے ساتھ پانچ جید علماء اہل سنت کے طوانہ موڑ جھنگ کے قریب شہید کر دیئے گئے ان کی گاڑی پر فائرنگ کے وقت ان کی کار کے پیچھے حمید اللہ قریشی ڈی ایس پی قادیانی کی گاڑی تھی دہشت گرد فائرنگ کر کے سامنے موٹر سائیکل پر جا رہے تھے مگر کیس کی تفتیش ایسے طریقہ پر ہوئی کہ ان علماء کا خون ضائع کر دیا گیا۔

اسی طرح کے ہزاروں واقعات ہیں جو منظر عام پر آچکے ہیں کچھ ایسے واقعات ہیں جو کہ تفتیشی کارروائی کے پراسرار ہاتھوں میں دب جاتے ہیں۔ اور قادیانی تفتیش کا رخ غلط پھیر کر صاف بچائے جاتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد قادیانیوں نے ملک میں شیعہ سنی فساد کی بنیاد رکھی۔ ضیاء الحق دور میں دہشت گردی کی شکل دے دی گئی۔ اور اس دہشت گردی کو کبھی فرقہ وارانہ رنگ میں کبھی لسانی گروہی رنگ میں کبھی علاقائی اور کبھی سیاسی رنگ میں پیش کیا۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو ہر واقعہ کے پیچھے بالواسطہ یا بلاواسطہ قادیانیوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسی ضمن میں سرشاہ ریلوے اسٹیشن کا بڑا خوفناک حادثہ ہوا ہے۔ جب سے سیف الرحمان قیصرانی جو کہ قادیانی ہے۔ ملتان ڈویژن ریلوے کا ڈی۔ ایس تعینات ہوا' اس ڈویژن نے ریلوے میں خسارہ ہی دکھایا۔ پسنجر گاڑیوں کا تو حال ہی برا ہوا۔ ایس۔ ٹی۔ ای ریلوے گارڈ۔ پولیس نے لوٹ مار مچا دی۔ گاڑی میں ٹکٹ لیکر سفر کرنے والے دس فیصد افراد بہ مشکل ہوتے ہیں۔ ۲۶ نومبر ۱۹۹۶ء کو میرے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ میرے پاس ٹکٹ تھا' چند افراد اور ٹکٹ والے تھے تھل پسنجر ملتان تا پشاور جانے والی جو کہ خسارہ ہونے کی وجہ سے بند ہو چکی ہے پوری گاڑی میں اکثریت بغیر ٹکٹ تھے۔ جو ایس۔ ٹی صاحب کو کرایہ سے کچھ کم رقم دے کر آرام سے سفر کر رہے تھے۔ ایس۔ ٹی۔ ای صاحب ٹکٹ والے مسافروں سے سیٹیں لے کر بغیر ٹکٹ والے کو دے رہے تھے۔ ایس۔ ٹی۔ صاحب سے اس معاملے کے بارے میں پوچھا گیا تو ان کے منہ سے سچی بات نکل گئی کہ ہم ایسے نہ کریں تو اوپر والوں کو منتھلی کیسے دیں؟ یہ منتھلی کا چکر سیف الرحمان ڈی۔ ایس ریلوے ملتان کا چلایا ہوا ہے۔

خانیوال میں اس ڈی ایس صاحب نے ٹیکنیکل افراد کی بجائے نان ٹیکنیکل افراد کو خصوصی طور پر بھرتی کر رکھا ہے۔ خانیوال کا اسٹیشن ملتان ڈویژن میں اس وجہ سے اہم ہے کہ مال گاڑی کے اکثر ڈبے علاقہ کے لئے وہاں سے بک ہوتے ہیں۔ اسٹیشن ماسٹر جو کہ سیف الرحمان کا خاص

مدینہ منورہ

دھوپ سے ٹھنڈک ملی گرد سفر اچھی لگی
ہر مدینے جانے والی رہگزر اچھی لگی

اہل دل کی آہ و زاری رات بھر اچھی لگی
نور میں ڈوبی مدینے کی سحر اچھی لگی

اس زمیں پر چیز جو آئی نظر اچھی لگی
خاک طیبہ بھی مجھے مثل گہر اچھی لگی

خانہ ایوبؓ سے آرام گاہ پاکؐ تک
ہر عمارت' ہر گلی' ہر رہگزر اچھی لگی

یہ مدینے کے مسافر کی ہے شان امتیاز
جو بھی مشکل آئی دوران سفر اچھی لگی

روضۂ اطہر کی جالی سامنے آنکھوں کے ہے
آج پہلی مرتبہ اپنی نظر اچھی لگی

جس نے رو رو کر تمنا دھولئے اپنے گناہ
رشک آیا اس پہ اس کی چشم تر اچھی لگی

عبدالحق تمنا........کراچی

آدی بتایا جاتا ہے وہ علاوہ کرایہ سو روپیہ فی ڈبہ وصول کرتا ہے۔ تقریباً" پچاس ہزار روپیہ یومیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ ایک ایک دن سو سو ڈبہ بک ہوتا ہے۔ اسٹیشن ماسٹر اور عملہ میں اس اوپر کی آمدنی کی تقسیم پر تلخی ہوئی اور یہ نزلہ اس عظیم نقصان پر پڑا۔ کہ تیز روی کی بوگیوں سے پریشر بریکر کے نظام کو اس عملہ سے ختم کردیا۔ اخباری اطلاع سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ تقریباً" پانچ چھ بوگیوں کے بعد پریشر پائپ لوہے کی ہک میں پھنسا کر باقی بوگیاں ڈی کردی گئی تھی۔ ڈرائیور کے پریشر چیک کرنے پر اخباری اطلاعات کے مطابق ڈرائیور اور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کی پریشر کے بارے میں تلخ کلامی بھی ہوئی۔ راستہ میں گارڈ بھی جب اپنی بریک لگوانے لگا تو ناکام ہوا۔ دس منٹ کے بعد خانیوال سے مرشاہ تک یہ خوفناک حادثہ پیش آیا۔ اب اس میں چھوٹے عملے کو مورد الزام ٹھہرا کر معطل اور تفتیش کے چکر میں اس بہت بڑے نقصان پر پردہ ڈال دیا جائے گا۔ اصل ملزم صاحب بچالئے جائیں گے۔ قادیانی جہاں کہیں بھی ہیں کلیدی آسامیوں پر ہیں وہ پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کررہے ہیں۔ اور مرزا طاہر نے تو پاکستان کو کھلی جنگ کی دھمکی دی ہوئی ہے۔ وہ جنگ یہ ہی ہے کہ پاکستان میں تفرقہ ڈالو نقصان پہنچاؤ' وہ پاکستان کے ہر مسلمان کے دشمن ہیں انہیں ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

محترم نواز شریف صاحب کی پہلی وزارت عظمی کے دور میں لبنی اعجاز نامی قادیانی سائنس دان عورت شمسی توانائی پلانٹ جو کہ ۸۰ کروڑ ڈالر کا تھا تباہ کرکے امریکہ بھاگ گئی اس کا کچھ نہ بگاڑا جاسکا۔ اسی طرح یہ سیف الرحمان قیصرانی ڈی۔ ایس ریلوے ملتان ڈویژن ملتان ریلوے اور پاکستان کو بہت بڑا نقصان پہنچا رہا ہے مگر پھر بھی معصوم بنا بیٹھا ہے۔ اسی کی کھلی چھٹی سے محکمہ ریلوے کے ایس۔ ٹی حضرات اور گارڈ صاحبان سے منتھلی کے نام پر ملتان سے پشاور چلنے والی تھل پسنجر ٹرین کا خسارہ دیکھا کر بند ہوچکی ہے خسارہ کیسے ہوا؟ وہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ ان کے بند ہونے سے اس لائن پر سفر کرنے والے عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔ قادیانی طبقہ پاکستان کے باشندوں کو مشکلات میں مبتلا کرکے بہت خوشی محسوس کرتا ہے' کیونکہ اسے اسلام اور پاکستان سے دشمنی ہے۔ یہ کھاتے بھی پاکستان کا ہیں اور موقع ملتے ہی ڈنگ بھی پاکستان کو مارتے ہیں۔ اس کے ہزاروں ثبوت موجود ہیں۔ جو حکمران دیدہ دانستہ آنکھیں بند کرکے اس کا کوئی علاج نہیں کرتے۔ ●●

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کھاریاں کے صدر اور چک سکندر کیس میں تین سال تک اسیر رہنے والے مجاہد قمرالزمان کے والد محترم جناب فتح علی قضائے الہی سے انتقال کرگئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) انہیں چک سکندر ۳۰ کے قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے چک سکندر میں قمرالزمان کے گھر جاکر مرحوم کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا' مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنماؤں حافظ بشیر احمد' قاری محمد یوسف عثمانی' چوہدری غلام نبی' حافظ ثاقب' حافظ احسان الواحد' سید احمد حسن زید' مولانا عبدالقدوس عابد اور محمد امان اللہ قادری نے چوہدری فتح علی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

اخبارِ ختمِ نبوّت

کذاب یوسف کی معذرت "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مترادف ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا سراسر موت ہے۔ جسے معاف کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ انہوں نے یہ بیان یوسف کذاب کے اعتراف گناہ پر تبصرہ کرتے ہوئے دیا انہوں نے کہا کہ یہ بیان "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے قبیل سے ہے۔ کذاب یوسف خود تو اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے۔ جبکہ اس کے وکیل ملک اقبال محمود اعوان نے ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں جرم کے اعتراف سے انکار کردیا ہے۔ اور اسے اپنے موکل پر جھوٹا الزام قرار دیا ہے۔ وکیل اور موکل میں سے کس پر اعتماد کیا جائے' انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یوسف کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے بھرپور قانونی جنگ لڑے گی اور کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔

قاری مشتاق احمد رحیمی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی صدر مدرس جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن قصور کے بڑے بھائی محمد حنیف صاحب کاروباری سلسلہ میں سیالکوٹ گئے اور بنک سے مبلغ "تیس روپے" نکلوائے۔ مخبری پر ڈاکوؤں نے تعاقب کیا اور ان سے بیگ جس میں رقم تھی چھیننے کی کوشش کی مزاحمت پر فائر کرکے شہید کردیا (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) اور مذکورہ بالا رقم لے کر فرار ہوگئے۔

مرحوم نیک سیرت اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مرکزی عید گاہ میں ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری کے مجاز خلافت حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے سر انجام دیئے۔ نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اطلاع ملنے پر قصور تشریف لائے اور قاری صاحب موصوف سے اظہار تعزیت کی اور مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' حضرت مولانا یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا اور صاحبزادہ طارق محمود نے مرحوم کی المناک شہادت پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور قاری مشتاق احمد رحیمی سمیت تمام پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کا تعزیتی اجلاس

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن راشد حسین ڈوگر کے والد گرامی مجاہد ختم نبوت حاجی عبدالرشید ڈوگر کی شہادت پر عالمی مجلس ٹنڈو آدم کا ایک تعزیتی اجلاس دفتر ختم نبوت ٹنڈو آدم میں ہوا جس میں حاجی عبدالرشید ڈوگر صاحب کی شہادت پر غم کا اظہار کیا گیا اور حاجی صاحب کی جہاد ختم نبوت میں خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا اور انتظامیہ سے حاجی صاحب کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ آخر میں علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے حاجی صاحب کی مغفرت اور پس ماندگان کے صبر کی دعا کروائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین کے سہ ماہی اجلاس میں بھی حاجی عبدالرشید صاحب کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی۔

قادیانی پر فرد جرم عائد کردی گئی

بھکر (نمائندہ خصوصی) سول جج سر محمد حیات لک کی عدالت میں ۲۹۵۔ سی کا ایک مقدمہ عرصہ چار سال سے زیر سماعت تھا۔ دبیر احمد قادیانی نمبردار چک نمبر ۴۲ ایم ایل بھکر نے محکمہ بہبود آبادی کی جانب سے ایک بلائے گئے اجتماع میں خاندانی منصوبہ بندی کے حق میں تقریر کی' دراصل قادیانی تقریر کے پردے میں اعلیٰ طبقہ میں جگہ بنانا چاہتا تھا' یہ تقریر ۱۹۹۲ء میں کی گئی۔

قادیانی اپنی تقریر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور السلام علیکم کہا۔ جس کی اطلاع ملنے پر بھکر مجلس تحفظ ختم نبوت کی رہنما دین محمد فریدی نے قادیانی کے خلاف مقدمہ درج کرادیا۔ ۴ اگست ۱۹۹۴ء کو ایڈیشنل سیشن جج نے قادیانی کی درخواست قبل از گرفتاری ضمانت مسترد کرکے گرفتاری کا حکم دے دیا۔ اب قادیانی کی جانب سے یہ درخواست زیر سماعت تھی کہ یہ مقدمہ نہیں بنتا مورخہ ۷-۴-۹۷ کو اس درخواست پر بحث سول جج مسر محمد حیات لک بھکر ہوئی قادیانیوں کی جانب سے رانا عبدالستار ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ اس نے اپنی دلیل میں کہا کہ ایمان کی بنیاد صرف کلمہ طیبہ ہے۔ اگر قادیانی کلمہ طیبہ پڑھتا تو اس پر ۲۹۸۔ سی بنتا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور السلام علیکم کا شعار نہیں انہیں پر کافر پڑھ سکتا ہے۔ میرے موکل پر مقدمہ بدنیتی سے بنایا گیا لہٰذا مقدمہ خارج کیا جاوے۔ مسلمانوں کی جانب سے محمد عمر خان چوہان اور رانا محمد اسلام ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ جنہوں نے دونوں دنوں کی بحث کے دوران ثابت کیا کہ ملزم نے توہین سلام جان بوجھ کر کی ہے۔ آئین اور قرآن و سنت کی خلاف ورزی کی ہے مقدمہ صحیح ہے۔ جج صاحب نے دو دن کی طویل بحث کے بعد قادیانی ملزم دیر احمد پر فرد جرم عائد کرکے شہادتیں طلب کرلی ہیں۔ اور قادیانی کی درخواست مسترد کردی۔ اس مقدمہ کی سماعت کے لئے عدالت میں کافی مسلمان جمع ہوگئے تھے جنہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دین محمد فریدی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مقدمہ کی پیروی پر مبارکباد دی۔

عید ملن پارٹی

رپورٹ (جمیل احمد شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی کا پروگرام بروز ہفتہ ۱۹-۴-۹۷ کو پرائمری اسکول نمبر ۲ فاروق اعظمؓ چوک شیخ محلہ گمبٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے معزز شہریوں، ڈاکٹروں، انجینئروں، طلباء و کلاء اور سماجی، ادبی تنظیموں کے سرپرستوں نے شرکت کی۔ عید ملن پارٹی کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا جس کی سعادت قاری امیر سومرو نے حاصل کی، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حافظ عبدالواحد بروہی نے سرانجام دیئے۔ مجلس گمبٹ کے رہنما حافظ نعمت اللہ نے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا ابو محمد صاحب نے فرمایا کہ ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ کے دین کی بنیاد ہے اس بنیادی (مسئلہ) کو نہ ماننے والا انسان اپنے آپ کے مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں آسکتا۔

مجلس کے مرکزی مبلغ مفتی حفیظ الرحمان صاحب نے فرمایا کہ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا اور ختم نبوت کو نہ ماننے والوں کو اپنے انجام تک پہنچایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ منکرین ختم نبوت واجب القتل ہیں منکرین ختم نبوت کا قانون تو یہ ہے جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کرکے دکھایا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے جان اور مال کی حفاظت کرنا ان سے رعایتی سلوک ہے۔ مگر قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پہ آمادہ نہیں ہیں۔ بلکہ مسلمان کہلانے پر بضد ہیں۔ ہم مسلمان حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان سے مسیلمہ کذاب جیسی جماعت جیسا سلوک کیا جائے۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ جس میں بھرپور انداز میں لوگوں نے عقیدہ تحفظ ختم نبوت، اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں مجلس کے رہنماؤں، حضرت مولانا ابو محمد، حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمان نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب دیئے۔ محفل رات گئے تک جاری رہی اور دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانی غنڈوں کو گرفتار کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت سرپرست اعلیٰ مولوی غلام محمد شیخ ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب کے صاحبزادہ مولانا طاہر مکی پر قادیانیوں کی طرف سے حملے کی شدید مذمت کی گئی۔ مولوی غلام محمد شیخ نے کہا کہ حافظ مکی صاحب پر قاتلانہ حملہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے، اگر قادیانی ان حملوں سے باز نہ آئے تو جانثاران ختم نبوت اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر صوبہ سندھ کے ہر علاقے میں قادیانیوں کی نیند حرام کردیں گے اور انہیں یہ ملک چھوڑنا پڑے گا۔

اجلاس میں صدر فاروق احمد لغاری وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا احمد میاں حمادی صاحب کے صاحبزادے حافظ طاہر مکی پر حملہ کرنے والوں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔ اجلاس میں حافظ ظہور احمد شیخ، عبدالوحید، عبدالسمیع، حافظ عبدالواحد، مولوی قمرالدین، حافظ محمد صدیق، حافظ نعمت اللہ، ڈاکٹر عبدالرحمان، حافظ اعجاز نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ممبر سازی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کے اجلاس منعقدہ ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ ملتان میں فیصلہ کیا گیا کہ مجلس کی سہ سالہ ممبر سازی اور بعد ازاں انتخابات کرائے جائیں۔ تاکہ سہ سالہ مرکزی انتخاب ربوہ کانفرنس کے موقع پر منعقد ہو سکیں چنانچہ مندرجہ علماء کرام کو اپنے اپنے علاقوں میں ناظم انتخابات مقرر کیا گیا ہے۔

۱۔ مولانا نذیر احمد تونسوی : کراچی ڈویژن۔
۲۔ مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد ڈویژن۔
۳۔ مولانا حفیظ الرحمان سانگھڑ۔
۴۔ مولانا راشد مدنی تھرپارکر۔
۵۔ مولانا جمال اللہ الحسینی سکھر ڈویژن۔
۶۔ مولانا احمد بخش رحیم یار خان ضلع و تحصیل شجاع آباد۔
۷۔ مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور ۔لودھراں اضلاع تحصیل جلال پور پیروالا۔
۸۔ مولانا عبدالعزیز ضلع بہاولنگر ضلع خانیوال ' وہاڑی۔
۹۔ مولانا عبدالخالق رحمانی ساہیوال' پاک پتن کے اضلاع۔
۱۰۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ۔قصور۔
۱۱۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور۔شیخوپورہ' نارووال۔
۱۲۔ مولانا فقیر اللہ اختر گوجرانوالہ' گجرات' سیالکوٹ' منڈی بہاؤ الدین۔
۱۳۔ محمد اورنگ زیب اعوان راولپنڈی ڈویژن' اسلام آباد۔
۱۴۔ مولانا انوار الحق نور پشاور' نوشہرہ وغیرہ۔
۱۵۔ حاجی ریاض الحسن گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خان' بنوں' کوہاٹ۔
۱۶۔ مولانا غلام مصطفیٰ (ربوہ) سرگودھا ڈویژن۔
۱۷۔ مولانا غلام حسین جھنگ' ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
۱۸۔ مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی فیصل آباد۔
۱۹۔ مولانا بشیر احمد ڈیرہ غازی خان ڈویژن۔
۲۰۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی' میانوالی' بھکر۔

مولانا اللہ وسایا صاحب ملک بھر کی ممبر سازی اور جماعتوں کے انتخابات کی نگرانی فرمائیں گے۔ تمام رفقاء و کارکنان تحریک ختم نبوت سے استدعا ہے کہ اپنے علاقائی ناظمین انتخابات سے فوری طور پر رابطہ فرما کر ان سے ممبر سازی کی بکیں وصول فرمائیں اور ملک بھر میں بھرپور طریقہ پر ممبر سازی میں حصہ لیں۔۔

ختم نبوت کا ممبر بننا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا قریبی راستہ ہے۔ ممبر بننے کے لئے فیس تین سال کے لئے پانچ روپے اور زندگی بھر کے ایک سو روپے' آج ہی سے شمولیت فرمائیں۔

ردقادیانیت و ردعیسائیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت اور ردعیسائیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

○ شوال سے ایک کلاس جاری کی گئی تھی جس میں چار علماء کرام نے حصہ لیا۔ اب یہ کلاس ۲۵ ذی الحجہ کو اختتام پذیر ہو رہی ہے چاروں علماء کرام کو عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے تقرر کیا گیا ہے۔

○ اب نئی کلاس جاری کرنے کا ارادہ ہے' جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔

○ کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔

○ ان حضرات کو قیام و خوراک کے علاوہ نقد آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

○ امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔

○ جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں' اور سندات ہمراہ لف کریں۔

درخواست و رابطہ کے لئے

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

REGD. NO. SS-160

بارہویں عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے بروز اتوار

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • قادیانیت کے عقائد و عزائم

مسئلہ جہاد • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ایچ زیڈ یو کے 071-7378199